صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 25 اکتوبر 2018ء بمطابق 15 صفر المظفر 1440 ہجری صبح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۡ أَوِ ٱلۡوَٰلِدَيۡنِ وَٱلۡأَقۡرَبِينَۚ إِن يَكُنۡ غَنِيًّا أَوۡ فَقِيرً۬ا فَٱللَّهُ أَوۡلَىٰ بِهِمَاۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْۚ وَإِن تَلۡوُۥٓاْ أَوۡ تُعۡرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ خَبِيرً۬اO يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَـٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَـٰبِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِن قَبۡلُۚ وَمَن يَكۡفُرۡ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَـٰلاَۢ بَعِيدًا۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ مومنو! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنی پیغمبر (آخر الزماں) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر:.Leave Applications: یہ کچھ معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں۔ جناب قلندر خان لودھی صاحب 25اور26 اکتوبر2018، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے25تا27 اکتوبر2018، جناب ہمایون خان صاحب، ایم پی اے 25اور26 اکتوبر2018، جناب ارشد ایوب صاحب، ایم پی اے 25 اکتوبر2018، جناب کامران بنگش صاحب، ایم پی اے، 25 اکتوبر 2018، جناب اکبر ایوب خان صاحب 25اکتوبر2018، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے 25اور 26اکتوبر2018، حاجی لائق محمد خان صاحب ایم پی اے، 25اور26 اکتوبر2018، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے 25 اور26 اکتوبر2018، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے25 اور26 اکتوبر2018 اور سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے 25اور26 اکتوبر2018۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال2017-18 پر عمومی بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: کچھ ریکویسٹس آئی ہیں جی، اکرم خان درانی صاحب! بجٹ پر اگر آپ آغاز کریں جی، آپ کی طرف سے ریکویسٹ آئی ہے جی، ضمنی بجٹ پر جی۔

عنایت اللہ: جناب سپیکر! وزراء صاحبان نہیں ہیں جی، وزیر خزانہ صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو کس نے جواب دینا ہے، ہمارے پوائنٹس کو ریسپانڈ کون کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹران شته جی، د کیبنیټ Responsible منسټران شته جی۔ زمونږه ضیاءالله بنګش صاحب هم شته، شهرام خان هم شته او دغه هم غالباً راغلے وو، ناست دے کریم خان صاحب جی، نو که تاسو وروستو کول غواړئ جی، صاحبزاده ثناء الله صاحب جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: فنانس، فنانس منسټر صاحب راشي جي نو بيا به خوند هم کوی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: جی جی، زه کو دا وایم چې دا عام بحث نه دے، بجټ باندې بحث دے But budget is a specialized subject دا صرف فنانس منسټر په دې باندې لکه زمونږ Observations چې دی هغه نوټ کولې شی او د هغې Response ورکولے شی او دې وجی نه لکه مونږ د هغه بجټ سپیچ باندې چې مونږ کم از کم خبرې کوؤ نو هغه به موجود وی۔ باقی چې څومره بزنس دے، تاسو سره بالکل مونږ Agree کوؤ، شهرام خان زمونږ کولیګ دے، Competent کس دے لکه هغه نه مونږ مطمئن یو بالکل خو مونږ دا وایو چې بجټ Specialized Subject دے، په دیکښې د فنانس منسټر موجودګی ضروری ده۔

جناب ډپټی سپیکر: ښځګه چې تاسو اوؤئیل عنایت الله صاحب جی نو منسټر صاحب شته نو هغه به Respond کوی جی۔ جی شهرام صاحب، شهرام ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): شکریه جی۔ زما به ریکویسټ وی جی که دوئی خپل ډسکشن دغه کړو نو زه به یئ نوټ کړم، Relevant منسټران هم راځی، فنانس منسټر به وو خو د هغوی څه کمټمنټ دے، په هغې وجه باندې د هغوی راتلل نن به شاید Possible نه وی، زه به ورسره نن بیا هم خبرې اوکړم، پرون هم ورسره ما خبرې کړې وې هغوی وئیل چې زه خپل پورا کوشش کوم، څه ایشین ډیویلپمنټ بینک سره که چا سره څه میټنګ وو، نو د هغې په حواله سره۔ نو هغې کینی هغوی Busy وو، د هغې په بنیاد باندې زما به ریکویسټ وی چې که دوی خپل دغه اوکړو نو زه به ئے نوټ کړم خیر دے څه که مونږ Reply ورکولے شو نو هغه به اوکړو، نن به هم اوکړو سبا به هم اوکړو خیر دے، څه ایشو به نه وی ان شاء الله، زما ریکویسټ دے جی اپوزیشن لیډر ته هم او زما دې نورو وونړو ته پلیز۔

جناب ډپټی سپیکر: درانی صاحب هغوی ریکویسټ کوی او تاسو ته خپله پته ده، خپله د دې حصه پاتې شوی یئ نو، کیبنټ Responsible دے جی، هغوی به پوائنټس نوټ کوی جی او چې څه شی نو هغه به هغوی ډسکس کوی جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! شہرام خان ہمارے بڑے سینیئر اور Active وزیر ہیں لیکن یہاں پر جو ہم دیکھ رہے ہیں، صرف فنانس منسٹر کی ہی نہیں، گورنمنٹ کی طرف سے بالکل کوئی دلچسپی نہیں ہے اور آپ سیکرٹری لیول کے افسران کو ادھر پیچھے دیکھیں تو وہاں پر بھی کوئی موجود نہیں ہے اور اندر بھی کوئی گورنمنٹ کی اس طرح دلچسپی نہیں ہے کہ جس طرح ایک بجٹ کے حوالے سے پروگرام ہو تو میرے خیال میں، کل سی ایم صاحب نے بات کی تھی کہ جب میں موجود ہوں تو اس وقت سیکرٹری ہونا چاہیے اور جب میں نہ ہوں تو ایڈیشنل سیکرٹری موجود ہونا چاہیے، آپ ذرا ادھر گنتی کریں کہ کتنے بندے ہیں اور کس کس پوسٹ کے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): د درانی صاحب خبره بالکل ټهیک ده زه د وئی سره اتفاق کوم، ګیلری کښې سینیئر آفیسرز موجود پکار دی او دا یو بنه دغه نه دے چې منسټر ناست وی او دا دومره اسمبلی ناسته ده او ټهیک وائی درانی صاحب چې دمره Important session دے، دا اسمبلی به هر سړے سیریس اخلی دا سرکار نو هله به دا کار چلیږی، که په دې طریقې سره وی نو دا زمونږ ټولو د پاره حالانکه چیف منسټر پرون ډیر کلیئر یو سټیټمنټ ورکړے دے او هغه په هر افسر باندې Binding دے نو زما به ریکویسټ وی که یو Ten minutes break واخلو او درانی صاحب او بابک صاحب، یو Ten minutes به بریک واخلو، کالز مالز به اوکړی دغه به اوکړی، Let everybody come and then we will start. که داسې تاسو ته مناسب لګی جی او، داسې ټهیک ده جی؟ او، خبره بالکل ټهیک کوی او مونږ دې خپل Colleagues ته هم ټیلیفون اوکړو جی نو که تاسو ډسکشن کوئی نو دس پندره منټ کښې، ټهیک ده داسې جی؟ سپیکرصاحب! یو Ten minutes به بریک واخلو مونږ به دې خپل Colleagues ته Ring اوکړو، که چرته دغه وی نو چې لږ راچاق شی او نور هغوی خپل ډیپارټمنټس ته هم اوکړی، نو چې کوم دا ډسکشن کوی نو دا به لږMeaningful شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرون سی ایم صاحب هم ډائریکشنز ورکړی دی جی او هغه چیف سیکرټری صاحب ته Intimate شوی دی جی نو سیکرټریز ته به اوس کیدے شی هدایات ملاؤ شوی وی او زه هم ورته دې ځاې نه آرډرز ورکوم چې Within ten minutes د ټول سیکرټریزخپله Presence، حاضری Show کړی Within ten minutes جی او هغې پوري به مونږه Fifteen minutes بریک اوکړو او د هغې نه پس به بیا راځو جی، تهینک یو۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترمه نگهت یاسمین اورکزئی صاحبه، تاسو ریکوسټ کړے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور اچھا لگا کہ آپ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ عزت دے۔ جناب سپیکر صاحب، ضمنی جو ہمارا بجٹ ہے، اس پر کیا بات کریں؟ جناب سپیکر صاحب! جب بجٹ آ جاتا ہے، اور اس کے بعد منی بجٹ کی بات ہوتی ہے، ضمنی بجٹ کی بات ہوتی ہے، تو سر! میں تو دو تین چار باتیں اس پر کرونگی کیونکہ اس میں بھی جو چیزیں Include کی گئی ہیں، وہ بھی پولیس سے Related ہیں، ہیلتھ سے Related ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ کٹ موشنز بھی میں نے جمع کرائی ہوئی ہیں، اس پر بھی میں بات کرونگی لیکن جناب سپیکر صاحب بات یہ ہے کہ مجھے آج گیلریز میں کچھ لوگ کم نظر آ رہے ہیں تو گیلریز جب تک بھری نہیں ہوتی ہیں تو ہماری آواز وہ لوگوں تک نہیں پہنچتی، To be very frank، اور صحافت، اسمبلی اور سیاستدان کا چولی دامن کا ساتھ ہے، میں ذرا انفارمیشن پر آ جاؤنگی، آج ہمارے انفارمیشن منسٹر شاید کہیں کام سے گئے ہوں گے یا Busy ہوں گے، ترجمان ہیں وہ، تو جناب سپیکر صاحب! کل میں نے ایک بات کی نشاندہی کی تھی کہ جو "ڈاؤن سائزنگ" ہو رہی ہے میڈیا میں، جناب سپیکر صاحب! آپ کی حکومت کہتی ہے کہ ہم انصاف کے دعوے دار ہیں اور جب انصاف کی بات آتی ہے تو انصاف سب کے لئے یکساں ہوتا ہے اور جب میڈیا چوتھا ستون ہے ہمارا، تو جب چوتھے ستون کو جو بھی قوتیں گرانے کی کوشش کرتی ہیں تو وہ خود بھی گر جاتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر ایک کمیٹی بنائی جائے یا کچھ سینیئرز مجھے کوئی بھی سینیئر منسٹر یہاں پر نظر نہیں آ رہا لیکن اگر آپ اس کو خود۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام خان بیٹھے ہیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی اچھا، شہرام خان مجھے نظر نہیں آرہے تھے، Sorry شہرام خان!
جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، فضل کریم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سوری شہرام خان! کیونکہ آگے کیمرہ تھا، تو جناب سپیکر صاحب! شہرام خان بیٹھے ہوئے ہیں، اس کے علاوہ آپ کے دو تین سینیئر ممبرز، کیونکہ میں بات ہی میڈیا پر آج کرنا چاہتی ہوں کہ میڈیا ایک ایسی چیز ہے کہ اس میں ہماری اچھائیاں، ہماری برائیاں جو بھی ہمارا Ener/outer سب کچھ جو ہے، جو ہم کہتے ہیں، جو ہم عمل کرتے ہیں تو وہ سارا کچھ میڈیا میں آتا ہے اور میڈیا اور سیاست کا چولی دامن کا ساتھ ہے، تو جناب سپیکر، ان کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، اور یہ بھی آپ کو بتادوں کہ میڈیا ہاؤسز جو ہیں، ان کی دس دس کمپنیاں ہیں جن سے کہ وہ ہزاروں کروڑ روپے مہینے کے کماتے ہیں، سر، یہ ایک ڈرامہ رچایا جارہا ہے ٹیکنیکل سٹاف کے ساتھ، اس میں میں ایک بات کرونگی، مردوں میں سب لوگوں نے، کیونکہ مجھے بیس سال ہو گئے سیاست میں بلکہ بیس سے بھی زیادہ سال ہو گئے ہیں لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ وہی لوگ جو کہ دہشت گردی کے زمانے میں، جو کہ جاڑا ہو یا گرمی ہو، کچھ بھی ہو، یہ لوگ ہمیشہ Cover کرتے ہیں اور آپ کے لئے، (مداخلت) میں اسی پر آرہی ہوں، میں نے ایک ہی پوائنٹ پر بات کرنی ہے، زیادہ نہیں کرتی ہوں، تو سر! یہ لوگ جو ہیں، ان لوگوں کی اگر ڈاؤن سائزنگ کرکے اور صرف عورتوں اور مردوں کو یہاں سے نکالا جارہا ہے، اس کے پیچھے ایک پوری سازش ہے جس کو بے نقاب کرنے کے لئے مجھے آپ کی کرسی کی ہیلپ کی ضرورت ہو گی، مجھے شہرام خان کی ضرورت ہو گی، مجھے سینیئر منسٹرز کی ضرورت ہو گی اور مجھے ان لوگوں کی اور اپوزیشن سے میں خود اس میں آنا چاہتی ہوں تاکہ ان کے مسائل حل کریں۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، صرف ایک چھوٹی سی بات ہے کہ پولیس کے بارے میں میں بات کرنا چاہتی ہوں، اس دن بھی میں نے بات کی ہے، پتہ نہیں شاید کسی نے نوٹ کی ہے کہ نہیں کی ہے؟ کہ پولیس میں اگر آپ دیکھیں تو بہت سے جو لوگ ہیں جو کہ ٹیررازم کے زمانے میں، جب ٹیررازم بہت عروج پر تھا تو جناب! اس وقت ان کو پندرہ ہزار روپے کی تنخواہ پر ملازم رکھا گیا تھا، ان کی تنخواہ بھی ابھی وہی ہے اور ان لوگوں کو باقاعدہ نکالنے کی بھی کوشش ہو رہی ہے بلکہ نکالا جارہا ہے، تو جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے پولیس سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو آپ

نئی آسامیوں کا اشتہار دیتے ہیں، میں آپ کی توجہ چاہتی ہوں، تو اس میں اگر یہی لوگ جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دیئے ہیں، اگر یہی لوگ اس میں آ جائیں کیونکہ وہ تربیت یافتہ بھی ہیں، ان کو پولیس کے رولز اینڈ ریگولیشنز کا بھی پتہ ہے اور ان کو پہلے Permanent کر کے اور ان کو شہادت کا کوئی پیکیج بھی نہیں ملتا جناب سپیکر صاحب! تو میں دو چیزوں پر جو ابھی میں نے بات کی ہے تو اس پر مہربانی کر کے، میں نے وہی بات کی ہے، وہی بات ہوئی ہے، میں نے جو بات آپ سے کی ہے، تو آپ شہرام خان کو بھیجیں، میں نے وہی بات کر دی ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (جناب منور خان، رکن اسمبلی سے مخاطب ہو کر) تو میری تقریر میں آپ کو بات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہی تو منور خان آپ لوگوں کی بات ہوتی ہے ناجب وہاں سے بھی بات آ جاتی ہے، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب، آپ اور محب اللہ صاحب پریس والوں کو منا کر لے آئیں، آپ دونوں جائیں پریس والوں کے پاس۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پریس والوں کو لے آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں نہیں، شہرام صاحب کو بھیجیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پریس والوں کو منا کر لے آئیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں جاؤنگی اور شہرام صاحب کو بھیجیں، شہرام خان چونکہ سینیئر منسٹر ہیں، اسی لئے میں نے اپنی تقریر میں بات کی ہے کہ شہرام خان صاحب جائیں گے، سینیئر لوگ جائیں گے، محب اللہ ہمارے سینیئر منسٹر ہیں، وہ (مداخلت) نہیں شہرام صاحب، جائیں نا، کیوں نہیں جاتے؟ شہرام صاحب کو کہیں کہ وہ جائیں اور میں ساتھ جا رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام صاحب! آپ بھی چلے جائیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بھی جارہی ہوں، جناب سپیکر صاحب، میں بھی جارہی ہوں، تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ہمارے جو صحافی حضرات ہیں، میرے پاس آئے تھے اور میرے خیال میں گورنمنٹ کو میں نے یہ بات Convey کی، میں نے محمود خان صاحب کو، ان کی یہ گزارش ہے کہ ہمارے ساتھ جو مالکان ہیں، بہت زیادتی کر رہے ہیں، تنخواہیں نہیں دے رہے ہیں، ابھی کچھ لوگوں کو نکالا جارہا ہے، تو انہوں نے ایک قرارداد لکھ کے میرے حوالے کی کہ اگر گورنمنٹ اور اپوزیشن ہمارے حق میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کریں کہ وہاں پر جو ہمارے ساتھ زیادتی ہے، کارکنوں کے ساتھ اور ہمیں بے روزگار کیا جارہا ہے تو میں گزارش کروں گا، میں نے منسٹر صاحب سے بھی کی کہ آپ چلے جائیں، ان کو لے آئیں اور ہم یہاں سے ایک متفقہ قرارداد پاس کرلیں گے، ان کے حق میں کہ ان کے ساتھ بے انصافی نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درانی صاحب، آپ نے بات بالکل ٹھیک کی ہے، آپ ہمارے سینیئر منسٹر صاحب شہرام خان صاحب، کے ساتھ بیٹھیں جی اور متفقہ قرارداد لے آئیں، حکومت کو اس پر کوئی، ٹھیک ہے، شہرام خان آجائیں تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، ٹھیک ہے، آپ دیکھ لیں جی، آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں درانی صاحب یا وہ آجائیں، آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں، عنایت اللہ صاحب، آپ نے ریکویسٹ کی ہے، آپ اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو بات کرلیں ضمنی بجٹ پر۔

جناب عنایت اللہ: ویسے کوئی Notes لینے والا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں جی۔

جناب عنایت اللہ: میں Exactly چاہونگا کہ جو میں نکات Raise کروں گا اس پر، پھر آپ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ہمارے ہشام صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ Notes لیں گے، شکیل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ Notes لیں گے جی، آپ جاری رکھیں جی۔

جناب عنایت اللہ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ واقیمو الوزن باالقسط ولا تخسر المیزان ہ صدق اللہ العظیم جناب سپیکر صاحب! آپ کا مشکور ہوں، گو کہ نہ

فنانس منسٹر موجود ہیں، نہ میں فنانس کا کوئی سینیئر بندہ دیکھ رہا ہوں اور کیبینٹ کے بھی Almost ninety percent منسٹرز جو ہیں وہ موجود نہیں ہیں، بجٹ بڑا Specialized اور سیریس بزنس ہے لیکن بد قسمتی ہے کہ حکومتیں اپنی بجٹ پروسیڈنگز کو بھی بڑی غیر سنجیدگی سے لیتی ہیں اور اسی وجہ سے جو جمہوری ادارے ہیں، وہ ہمارے ملک کے اندر Strengthen نہیں ہوتے ہیں، ان کی Credibility پھر نہیں ہوتی ہے، جب ہم خود اپنے آپ کو عزت نہیں دیتے ہیں، اپنے آپ کو Strengthen نہیں کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ پھر ہم اس ملک کے اندر دیکھ رہے ہیں۔ میں آغاز اس سے کروں گا، میرا ایک لیگل نکتہ ہے اور گیلریز کے اندر فنانس کے لوگ بیٹھے ہوئے ہوں تو وہ اس کو نوٹ کر لیں اور منسٹر صاحبان بھی اس کو نوٹ کر لیں، آپ نے جو ضمنی بجٹ پیش کیا ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں، آپ نے جو ضمنی بجٹ پیش کیا ہوا ہے، یہ ضمنی بجٹ اس صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ، یعنی میں نے فنانس کے اندر لوگوں سے چیک کرایا، کوئی بیس پچیس سال کے اندر اس کی Precedent نہیں مل رہی ہے، آپ پیسے مانگ رہے ہیں، 30 جون تک اور اس کو پیش کر رہے ہیں اکتوبر کے اندر، آپ کی جو Damands for Grant آئیں گے، اس وقت آپ کے سامنے جو ہمارے سامنے جو سپلیمنٹری گرانٹس کی ڈیٹیلز پڑی ہوئی ہے، اس کے اندر آپ کہتے ہیں کہ مجھے یہ پیسے اس ہیڈ کے اندر 30 جون تک ختم ہونے سال کے دوران دیئے جائیں جبکہ 30 جون ختم ہو چکا ہے، بہت پہلے ختم ہو چکا ہے، آپ آرٹیکل 124، کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 124 کے تحت یہ سپلیمنٹری جو پیسے ہیں، وہ مانگ رہے ہیں، آرٹیکل 124 کے اندر سپلیمنٹری کے ساتھ ایکسس بجٹ کا ذکر ہے کہ آپ ادھر سپلیمنٹری مانگتے ہیں یا ایکسس مانگتے ہیں، میرا نکتہ نظر یہ ہے کہ 30 جون کے بعد آپ جو بجٹ پیش کرتے ہیں، وہ سپلیمنٹری نہیں ہے، وہ ایکسس بجٹ ہے اور اگر آپ اس Booklet کو Eccess budget میں Convert کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے اس کو Verify کرنا پڑیگا، ان فگرز کو Verify کرنا پڑیگا اور یہ بڑا سیریس نکتہ ہے، میں چاہتا تھا کہ میں اس نکتہ کو لاء منسٹر کے ساتھ اٹھاؤں لیکن دس منٹ کے وقفے کے بعد نہ لاء منسٹر آئے، نہ فنانس منسٹر آئے، نہ پھر دوسرا سینیئر کیبینٹ کولیگ موجود ہے، مجھے بڑا افسوس ہے کہ یہ بڑا Important نکتہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انچارج منسٹرز موجود ہیں سر، اور آپ نے کہا کہ فنانس کا کوئی نہیں ہے تو فنانس کے دو ایڈیشنل سیکرٹری اور دو ڈپٹی سیکرٹریز بھی موجود ہیں جی۔

جناب عنایت اللہ: میرا جو یہ نکتہ ہے یہ نکتہ ہے نوٹ کرلیں کہ اس صوبے کی میں نے بیس پچیس سالہ تاریخ چیک کی ہے، اس کے دوران کبھی بھی سپلیمنٹری بجٹ پیش نہیں ہوا ہے، ایکسس بجٹ پیش ہوا ہے، سپلیمنٹری بجٹ پیش نہیں ہوا ہے، میں دوبارہ اس نکتے کو Repeat کرتا ہوں کہ آپ 30 جون 2018ء تک جو آپ کے ایڈیشنل اخراجات ہوئے ہیں، آپ اس کی Approval مانگ رہے ہیں لیکن آپ اس کی Approval اکتوبر میں مانگ رہے ہیں تو یہ آپ کو ایکسس بجٹ پیش کرنا چاہیئے تھا، سپلیمنٹری بجٹ آپ 30 جون کے اندر پیش کرتے تھے اور اب 30 جون گزر گیا ہے، آپ یا Ex post facto sanction مانگتے ہیں یا ایکسس بجٹ ہے، ان دونوں میں سے کسی ایک کا نام آپ استعمال کریں یا اس کو Ex post fecto sanction کا نام دیں یا اس کو ایکسس بجٹ کا نام دیں، یہ نکتہ جو ہے اس پر مجھے لاء منسٹر اگر If he is around so Law Minister should respond to me on this، میری بجٹ سپیچ کے بعد، کیونکہ یہ انتہائی Decisive اور Important نکتہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ ضمنی بجٹ پیش کرتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! ضمنی بجٹ یا آپ اپنے Projection سے زیادہ پیسے پیدا کرتے ہیں اور آپ کو ضرورت ہوتی ہے، پھر آپ اس کو خرچ کرتے ہیں یا آپ کو کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ آپ Force نہیں کرتے ہیں، مثلاً آپ کی اس Booklet کے اندر میں دیکھ رہا تھا، آپ نے سیلریز کی مد میں پیسے دوبارہ مانگے ہیں، آپ نے ایڈہاک الاؤنس کی مد میں پیسے مانگے ہیں، آپ نے ڈی ایم ایس کی مد میں پیسے مانگے ہیں اور ایڈہاک الاؤنس کی مد میں تو آپ نے اس سپلیمنٹری گرانٹ کے اندر 2010ء، 2012ء، 2013ء، 2014ء کے فگرز بھی لائے ہیں، یعنی یہ بھی، میں نہیں سمجھتا، فنانس منسٹر اس کو Explain کریں کہ 2010 اور 2012 اور 2013 کا ایڈہاک الاؤنس آپ اس وقت کیوں مطلب مانگ رہے ہیں، 2018-19 کے اندر کیوں اس کو مانگ رہے ہیں؟ اس کی وہ Explanation کریں لیکن ضمنی بجٹ کی ضرورت آپ کو اس لئے پیش آتی ہے کہ سال کے درمیان میں یہ جو چیزیں ہیں، وہ آپ اس کے لئے اس لئے اندر رکھتے ہیں کہ اس کی آپ کو ضرورت ہوتی ہے، میں سوال پوچھتا ہوں کیا آپ ان چیزوں کو Calculate نہیں کرسکتے ہیں کیا آپ ان کو Properly project نہیں کرسکتے ہیں؟

کیاآپ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ،اگر وہ سیلریز کے اندرIncrease کرتاہو، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کوئی سسٹم ہو کہ سلسلہ اس طرح نہیں بنا سکتے ہیں کہ اس میں جو آپ بار بار مسلسل آپ کو بہت بڑی رقم مانگنا پڑتی ہے اور پھر وہ Bad planning کے زمرے میں آتی ہے، اس لئے میں یہ نکتہ بھی سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تیسرا جناب سپیکر صاحب، میرا تیسرا نکتہ یہ ہے کہ آپ بعض ہیڈز کے اندر پیسے مانگ رہے ہیں، آپ نے چالیس روپے اس ہیڈ کے اندر رکھے ہیں، مانگ رہے ہیں لیکن، اس ہیڈ کے اندر آپ کو ایک ارب روپے کی ضرورت ہوتی ہے، مجھے یہ نکتہ کوئی سمجھائے، اور اس میں آپ نے لکھا ہوتا ہے کہ مجھے ٹوٹل تو اتنا چاہیے لیکن یہ باقی میں اپنی Internal saving سے Ree- appropriate کر کے Meet کرتا ہوں اور باقی پیسے میں اسمبلی سے دوبارہ مانگ رہا ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بھی Approval آپ اسمبلی سے نہیں لے رہے ہیں، جو آپ نے سیکٹر کے اندر یا حکومت کے اندر جو پیسے آپ نے جو Approved grant ہے، اس کے اندر جب آپ Ree- appropriation کرتے ہیں تو اس کی Approval آپ اسمبلی سے نہیں لیتے ہیں، میرا تو خیال ہے اور، بجٹ سٹیٹمنٹ کے حوالے سے آرٹیکل 121 سے لیکر 126/27 تک جو آرٹیکلز ہیں آئین کے، اس میں This Assembly is the Single custodian of the Provincial Consolidated Fund اس صوبے کے اندر penny خرچ ہوتی ہے، ایک بھی پیسہ خرچ ہوتا ہے تو آئین اور قانون کے اندر آپ کو اس اسمبلی سے Approval لینا پڑے گی، ایک پیسہ بھی آپ خرچ کرتے ہیں، آپ اس نکتے کو بھی پھر Respond کریں کہ آپ یہ جو Ree appropriate کرتے ہیں، بہت بڑی اماؤنٹ اور اس میں ہم سے صرف چالیس روپے کی آپ Approval مانگتے ہیں اور باقی آپ کہتے ہیں کہ ہم اپنی Net Saving سے Meet کر رہے ہیں، اس کو آپ کیسے Justify کرتے ہیں؟ میرا تو خیال ہے کہ یہ Constitution آپ کو اس کا پابند بناتا ہے، یہ Constitution آپ کو اس کا پابند بناتا ہے کہ آپ ایک ایک پیسے کی Approval کے لئے اس اسمبلی کے پاس آئیں گے کیونکہ اسمبلی کسٹوڈین ہے Provincial Consolidated Fund کی، اس لئے میرا یہ تیسرا نکتہ ہے، اس پر بھی وہ مجھے Respond کریں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ڈیویلپمنٹ کی سائیڈ پر آؤنگا کہ جو ڈیویلپمنٹ کا بجٹ میں نے دیکھا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس میں اگر آپ اپنی اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے Calculate کریں گے، کوئی 16 بلین روپیہ آپ ڈیویلپمنٹ

کے اندر مانگ رہے ہیں اور وہ 16 بلین جو ہے وہ اس کا 80/90 پرسنٹ، اس کا 90 پرسنٹ تین ضلعوں کے اندر، دو یا تین ضلعوں کے اندر جارہا ہے، جو 16 بلین مانگ رہے ہیں اس کا 90 پرسنٹ تین ضلعوں کے اندر جارہا ہے، جناب سپیکر صاحب! فیوچر کے اندر بھی یہی پلاننگ ہو گی؟ اور وہ ان ضلعوں کے اندر جارہا ہے کہ جو یہاں Already Develop districts ہیں، جس کا آپ نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر ذکر کیا تھا کہ ہم میگا پراجیکٹس کر رہے ہیں، وہ میگا پراجیکٹس انہی ضلعوں کے اندر ہو رہے ہیں، اب جو باقی بھی آپ سکیمیں کر رہے ہیں تو وہ ساری سکیمیں اور سارے پیسے انہی تین چار ضلعوں کے اندر جارہے ہیں تو میں تو آپ سے انصاف کی توقع رکھتا ہوں، میں تو آپ کا Former colleague ہوں اور میں سچی بات یہ ہے کہ آپ کے "چینج" کے نعرے کا حامی ہوں، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ آپ Equitable distribution کریں، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ آپ وہ روایتی کام نہ کریں کہ جو باقی لوگ کر رہے ہیں۔ میں نے جب تقریر کی تو باہر مجھے لوگوں نے کہا کہ آپ بھی انہی حکومتوں کا حصہ رہے ہیں تو میں نے کہا، میں بالکل مانتا ہوں کہ ان حکومتوں نے زیادتی کی ہے لیکن آپ تو یہ کام نہ کریں، آپ کو تو لوگوں نے انصاف کے لئے ووٹ دیا ہوا ہے، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اپنے ساتھیوں کی بھی، آپ کے جو اپنے لوگ ہیں، ان کی Constituencies کو بھی آپ Cover نہیں کر رہے ہیں، آپ کو جن لوگوں نے ووٹ دیا ہے، آپ انکی بھی Constituencies کو Cover نہیں کر رہے ہیں۔ یہ جو ضمنی بجٹ میں دیکھ رہا ہوں، میرے گزشتہ تین سال کے فگرز دیکھیں، سچی بات یہ ہے کہ جو ڈیویلپمنٹ کا Re appropriation ہوئی ہے، ڈیویلپمنٹ کے اندر پچھلے سال آپ نے 23 ارب روپے مانگے ہیں، اس سال آپ نے 16 ارب روپے مانگے ہیں، یہ سارے پیسے کچھ مخصوص اضلاع کے اندر جاتے ہیں، اس کو آپ کس طرح Explain کریں گے، اس نکتے کو آپ کیسے Explain کریں گے، کیا فیوچر کے اندر یہ پریکٹس جاری رہے گی؟ میں منسٹر صاحب کو اس کے بارے میں، کیونکہ He is not around اس نے مجھے یہ ایشورنس دلائی ہے کہ یہ جو Regional disparity ہے، اس کو ہم Address کریں گے لیکن کیا منسٹر صاحب ضمنی بجٹ کے اندر اس نکتے کو Address کریں گے؟ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اور Important نکتے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یہ جو آپ کی سپلیمنٹری بجٹ کی گرانٹ ہے، اس کے Page 222 پر اوپر ہیڈ ہے Construction of Irrigation اور Construction

Irrigation کے نیچے آپ نے لکھا ہے,Electrification work in district Mardan
Electrification work in district Swabi،ان دونوں کے لئے آپ نے کوئی 10 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے ہیں، 10 کروڑ 50 لاکھ روپے Electrification works کے لئے، ان دونوں ضلعوں کے اندر آپ نے رکھے ہیں لیکن آپ صرف Reflect کر رہے ہیں ایریگیشن کے ہیڈ کے اندر، کیا فنانس منسٹر مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ Electrification کا کام ایریگیشن کے ہیڈ کے اندر کیسے Reflect کرتے ہیں؟ یہ ایک دوسرا ہیڈ ہے جناب سپیکر صاحب! اور اس میں جو رورل ڈیویلپمنٹ ہے، رورل ڈیویلپمنٹ کے تحت، اس میں بھی ویسے زیادتی ہے، بڑی زیادتی ہے لیکن رورل ڈیویلپمنٹ کے تحت آپ نے Suplly of Gas to NA-4 میرا کچوڑی ڈسٹرکٹ پشاور، Supply of Gas to various villages localities of PK-7 and PK-8 district Peshawar, supplies of gas to various villages localities of district Swabi, supply of gas to various villages localities of district Nowshera، اس میں آپ نے 56 کروڑ روپے اس ہیڈ کے اندر "نان اے ڈی پی سکیم" کے طور پر آپ نے Approve کئے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ نے ڈسٹرکٹ نوشہرہ کے لئے کوئی 63 کروڑ روپے "نان اے ڈی پی سکیم" کے طور پر اور اوپر آپ نے ہیڈ دیا ہوا ہے "رورل اینڈ اربن ڈیویلپمنٹ"، میں نہیں سمجھتا کہ، گیس آپ کیسے "رورل اینڈ اربن ڈیویلپمنٹ" کے ہیڈ کے تحت مقرر کرتے ہیں؟ مجھے بنیادی طور پر سکیم پر بھی اعتراض ہے، آپ کچھ مخصوص ڈسٹرکٹس کو کیوں اس ہیڈ کے اندر Cover کرتے ہیں کہ جو پراونشل گورنمنٹ کا ڈومین ہی نہیں ہے، پروانشل گورنمنٹ، یس پراونشل گورنمنٹ کا ڈومین ہی نہیں ہے لیکن اگر آپ Cover کرتے ہیں تو Across the Board کیوں نہیں کرتے؟ لیکن میرا پہلا نکتہ جو ہے، وہ یہ ہے کہ اس ہیڈ کے اندر آپ اس کو کیسے Reflect کرتے ہیں؟ یہ میرا آخری نکتہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ منسٹر صاحب نے ویسے کہا تھا کہ میرا بجٹ جو ہے، بجٹ سپیچ وہ پرانی بجٹ سپیچ کا چربہ نہیں ہے تو میں ایک دو بجٹ سپیچز میں نے پڑھی ہیں اور منسٹر صاحب کی بجٹ سپیچ ہے، میں اسکے کچھ جملے اس کے ساتھ Tele کرتا ہوں، یہ میں نے کوئی آٹھ دس بجٹس پڑھے، سب کے اندر یہی پوزیشن ہے، آپ حیران ہوں گے کہ جو لکھی ہوئی تقریر ہے، پرانی Verbatim ہے، ہر ایک چیز بغیر فگرز کے، فگرز کے علاوہ سب چیزیں اسی سے لی گئی ہیں، میں تھوڑا سا اس کے الفاظ آپ کو دہراتا ہوں کہ کس طرح سے منسٹر صاحب نے

سپیچ کا آغاز کیا ہے، اس نے کہا کہ میں نے نئی سپیچ کی ہے اور میری سپیچ کے اندر کوئی پرانی، میں نے Extempore Speech کی ہے، یہ منسٹر صاحب کی بجٹ سپیچ ہے، ابتداء میں جو 2017-18 کی بجٹ سپیچ ہے منسٹر صاحب کی اور یہ 2016-17 کی ہے، اس میں ابتداء اس طرح ہے آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو، یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کے لئے درکار رقوم فوری طور پر مہیا کی جائیں گی، یہی جملہ جو ہے Exactly یہاں آیا ہے۔ اس سے، آگے کا جملہ ہے، "ان حقائق کی روشنی میں اب مالی سال 2016-17 کا 47 ارب روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں"، اب آگے "ان حقائق کی روشنی میں اب میں 2017-18 کا 23 ارب کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں"، آگے یہ کہتے ہیں "مالی سال 2017 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 333 ارب لگایا گیا"، یہ لکھتے ہیں "مالی سال 2017 کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 368 ارب لگایا گیا تھا" یعنی بجٹ کے اندر یہ ہے اور End بھی "میری گزارشات تحمل سے صرف سننے کے لئے میں آپ کا اور معزز ایوان کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں" اور جو 2016-17 کا بجٹ ہے، اس کا End بھی یہ ہوا ہے میرا خیال ہے کہ یہ بجٹ تو بالکل پرانا بجٹ ہے اور ضمنی بجٹ بس اسی ٹریک سے چلتا رہا ہے، میں یہ چاہونگا کہ آپ اس میں کوئی Innovation لائیں، اس میں اپنے اخراجات کو کنٹرول کریں، اپنی پروجیکشنز کو آپ صحیح بنائیں، آپ اسٹیمنٹس صحیح کریں تاکہ آپ کو ضمنی بجٹ کے اندر اتنی بڑی اماؤنٹ نہ مانگنی پڑے اور ایک بات، میں نے کنفرم خود نہیں کیا ہے، میں نے اسلام آباد کے اندر کسی بندے کے یہ کام حوالے کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک انہوں نے مجھے نہیں بتایا ہے کہ جو بلوچستان ہے، انکی Backwardness کی وجہ سے As per projection ان کو پیسے ملتے ہیں وفاقی حکومت کے، اگر بلوچستان کو یہ Facility حاصل ہے، اس کو چیک کرنا چاہیے تو یہ Facility خیبر پختونخوا حکومت کو بھی، جو ہماری مشکلات ہیں، ان کی بنیاد پر مانگنی چاہیے تاکہ ہمیں پھر مشکلات کا سامنا نہ ہو لیکن میں اس بنیادی نکتے کے اوپر دوبارہ آؤنگا کہ جو ابتداء میں میں نے Raise کیا ہے کہ آرٹیکل 124 میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آپ سپلیمنٹری بجٹ پیش کرتے ہیں یا ایکسس بجٹ پیش کرتے ہیں، یہ بجٹ آپ کا 30 جون 2018 تک معاملات کو Cover کر رہا ہے، 30 جون 2018 گزر چکا ہے، آپ کو جو سپلیمنٹری ڈیمانڈز

فار گرانٹ آئیننگی، اس میں بھی آپ یہ کہیں گے کہ یہ جو 30 جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران ہمیں برداشت کرنا ہوں گے، وہ تو گزر چکا ہے تو آپ کو Expost facto sanction مان گئے ہیں، اس لئے آپ کو اس کو ایکسس بجٹ میں Convert کریں اور ان فگرز کو آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے آفس سے Verify کریں، یہ میرا لیگل نکتہ ہے، اس میں، لاء منسٹر مجھے ریسپانڈ کریں۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریه سپیکر صاحب، زما دا خیال دے چې ډیر نکات عنایت الله خان را اوچت کړل او زه به کوشش هم کوم چې زه هغه Repeat نه کړم او هسی هم ضمنی بجټ چې وی په جمهوری او منتخب حکومتونو کښې دا څه نیک شګون نه وی، د هغې وجه دا وی چې عام حکومتونه او بیا چې کوم موجوده حکومت دے یا چې تیر پنځه کاله کوم حکومت وو، د هغوی ډیره زیاته کلیئرکټ دا دعوی وه او اوس ئے هم دا دعوی ده چې مونږ سره بهترین منصوبه بندی ده یا زمونږ یو وژن دے یا مونږه سره یو ټیم دے، زه چې د ضمنی بجټ دې دوه فګرز ته ګورم چې دا اولنی اخراجات جاریه دی او دا دویم ترقیاتی اخراجات دی، دا اولنئ نکته داسې ده چې زمونږ کوم جاری اخراجات دی نو د هغې نه دا اندازه لګول ګران نه دی څکه چې شپږ اربه او ستاون کروړ روپئ چې دی، دا ډیر لوئے اماؤنټ دے، زمونږ په شان د وړې او د غریبې صوبې د پاره، سوال دلته دا راپیدا کیږی چې که دا کمزورې او ناقصه منصوبه بندی نه وې نو دا دومره لوئے اماؤنټ چې دے دا به ولې په ضمنی بجټ کښې مخی ته راتلو او د هغې منظورئ له به بیا دې اسمبلئ ته راتلو؟ نو زه دا ګنړم چې ډیره زیاته کمزورې ضعیفه منصوبه بندی ده یا منصوبه بندی وه د تیر پنځه کاله د پی ټی آئی د حکومت، دویم څنګ چې د آئین د آرټیکل حواله عنایت الله خان ورکړه، ګوره چې په یو صوبه کښې په روانو حالاتو کښې خدائے مه کړه آفت نه وی راغلے، داسې قدرتی آفت وی، داسې انسانی آفت وی یا یوه ډیره لویه ایمرجنسی نه وی راغلې نو دا دومره اماؤنټ چې شپاړس اربه او انیس کروړ روپئ، دا خو به تیر پنځه کاله هم مونږ دلته په جار باندې دا خبره کوله چې دا

Nepotism دےاو بیا د آئین د لاندې چې مونږ کوم حلف دلته پورته کړے دے چې مونږ به نه Favour کوؤ او نه به Fear کوؤ نو زما دا خیال دے چې دا خو Violation دے د Constitution او په دې خو مونږه ټول پوهیږو چې دا شپاړس اربه روپئ د پی ټی آئی هغه عامو ممبرانو حلقو ته هم نه دی تلی، هغه خو په نوښار کښې یو حلقه ده هغې ته تلی دی، هغه مردان کښې یو حلقه ده هغې ته تلی دی، صوابئ کښې دوه حلقې دی هغې ته تلی دی، لهذا وزیرخزانه صاحب دلته نشته، ډیرې محدودو حلقو ته تلی دی، دا عنایت الله خان خو دضلعو نوم واغستو، زه دې سره اتفاق نه کوم، مثال په نوښارکښې خودلته مونږ سره یو ممبرووو، قربان خان، هغه غریب خوپنځه کاله دلته ژړل ځکه دا ټولوضلعو ته نه دی تلی او زما ورور ناست دے، په صوابئ کښې زمونږ د ډاکټر صاحب د زوئی نوم څه وو، بابر، بابر، بابرسلیم، بابرسلیم شو یا دلته کریم خان هم ناست دے، منسټر دے، د ده حلقې ته هم دومره نه دی تلی، نو دا ده چې دا شپاړس اربه روپئ دا چې دی، دا مخصوصو حلقو ته تلی دی، لهذا پکار دا ده، مونږ نه به ددې بجټ منظوری اخلی نو مونږ په دې خبره پوهیږو چې زمونږ تعداد کوم دے که تاسو ووټنگ په دې کوئ تاسو به گټئ خو اخلاقی خبره دا ده، ځکه چې پرون وزیراعلیٰ صاحب دلته خبره کړې ده چې دا دانصاف حکومت دے او مونږ به انصاف کوؤ، نو زه ترې نه نور انصاف نه غواړمه خو دا انصاف ترې نه غواړمه چې دا شپاړس اربه روپئ اضافی تاسو زمونږ نه، د هاؤس نه غواړئ نو د هغې Break up لږ راکړئ او د هغې تفصیل راکړئ چې دا کومې کومې حلقې ته په کوم کوم مدکښې تلی دی نو دا انصاف هم زمونږدپاره ډیر دے۔ جناب سپیکر، زمادا خیال دے چې څنگه ما ذکر اوکړو چې ډیر اماؤنټ په دې نوښار ضلع کښې دا د Protection walls دپاره تلے دے، جناب سپیکر! دا د حکومتونو خپل ویژن وی، د حکومتونو خپل منشور وی، د حکومتونو خپل ترجیحات وی، هغې سره مونږ اختلاف په هغه شکل نه لرو حوچې نن د اپوزیشن نه سیوا حکومت هم دا چغې وهی چې Financial Constraints دی، مالی مشکلات دی، نو زما دا خیال دے چې بیا هر قدم ډیر په سوچ پورته کول پکار

دی، بیاهره فیصله په مشاورت کول پکار دی، بیا هره منصوبه په ډیر لوئے منصوبه بندی شروع کول پکار دی، دا مشکل به نه وو، دا نن تاسو اوګورئ چې په دې نوښار کښې په اربونو روپئ دوئ په Protection wall لګوی نو که دا منصوبې هاؤس ته راوړلې شوې وے نو ما به دا تجویز ورکړے وے چې دا Reservoirs د جوړ کړی چې دا کوم سیلابونه راځی، یو خو دلته هسې هم ډاوبو ډیر زیات کمے دے او په راروان وخت کښې به هم د اوبو کمے وی نوهغه اوبه به مونږ سټور کوؤ، هغه د انرجی اینډ پاور د پاره مونږ استعمالولے شو او هغه د Irrigation purposes د پاره مونږه استعمالولے شو، نو دا دومره لوئې اربونو روپئ باندې په دې Protection wall به ولې لګیدی؟ چې خدائے مه کړه چې بیا سیلابونه راتلل نوهغه به د تباهئ په ځائے په فائده کښې بدلیدو یا په بلین ټری سونامی باندې تاسوپه اربونو روپئ اولګولې، په اربونو روپئ دا خو د Common sense خبره ده چې په کومو ضلعو کښې ګیس نشته جناب سپیکر صاحب! په هغه ضلعو کښې بیا خلق مجبوراً دا د ضرورت د پاره هغه لرګے استعمالوی، نو که مونږ په هغه پیسو باندې په کال کښې یوې دو ضلعو ته ګیس ورکړو نو آیا هغه ځنګلاتو کټائی به بیا کیږی، بیا به نه کیږی او دوئی کری څه؟ دا لاچی چې ورته مونږ وایو، هغه لاچیان زمونږدښکار ایریاز ئےختم کړل، دلته په دې وطن کښې به تاروګان وو ،په دې وطن کښې به تنزری وو، په دې وطن کښې به د غرونو چرګې به ئے ورته وئیلې، هغه به وې، چونکه د هغې لاچئ تخم چې دے دا خو ذهر دے چې هغه ئے او خوړو نو هغه زمونږ چې د ښکار کوم ایریاز وو، هغه هم ختم شو او دا پکار دا ده چې حکومت، ما بیا په بجټ سپیچ کښې واوریدل چې بیا هم حکومت دا اراده لری چې نورې ونې به کری، د کرلو ضرورت شته دے ، ددې نه مونږه انکار نه کوؤ، ما په تیر سیشن کښې هم دا خبره کړې وه په حکومت کښې چې په ټوله مهذبه دنیا کښې قوانین جوړ شی، چې ماشوم په سکول کښې داخلیږی، والدین د هغې قانون د لاندې پابند وی چې هغه به پنځه پنځه ونې کری، په کور کښې ماشوم پیدا شی، د قانون د لاندې والدین ددې خبرې پابند وی چې هغوی به پنځه پنځه ونې کری

چې په کورکښې ماشوم پیداشی د قانون دلاندې والدین ددې خبرې پابند وی چې هغه والدین به ونې کری، دهغې ګوره دوه فائده وی، یو خو ریاستونه ته حکومتونو ته پسه بچ شی، بله دا چې کمیونټی Involve شې کمیونټی Ownership واخلی، شعورپیدا شې تر څو پوری چې په اولس کښې شعور نه دے پیدا، که مونږه په اربونو نه په کربونو روپۍ اولګوؤ، دهغې به هغه حاصل اوهغه فائده جناب سپیکرصاحب! نه راځی، لهذا زمونږ اوس هم حکومت ته دا خواست دے چې مهربانی کوئ، مونږه اوس په دې خبره پوهیږو چې تیربلدیاتی نظام دې حکومت دلته جوړولو، شهرام خان دلته ناست دے، ما بیا بیا داخبره کوله چې دا شےاسمبلئ کښې ډسکس کولو غواړی Thread bare چې تاسو نوے Tare introduce کوئی د ویلج کونسل اوبیا Society depoliticize کوئی، دا خو لاندې سطح باندې غیر جماعتی او باندې سطح باندې جماعتی دا خو "*آدھاتیتر آدھابٹیر*" والا خبره ده، ما وئیل چې دا معاشره Depoliticize کوئی مه نن پخپله دا حکومت اعتراف کوی، وائی بلدیاتی نظام کښې مونږه تبدیلی راولو، که دا په دے اسمبلئ کښې ډسکس شوے وے، د ټولو په مشاورت دا نظام راغلے وے، ما په هغه وخت کښې هم داخبره کړې وه چې کوم Operational cost دے، هغه ستا د Development cost نه سیوا دے، نن ستاسو د ویلج کونسل دې آفس ته اوګورئ، دهغوی سیکرټریز ته اوګورئ، دهغې Operational cost ته اوګورئ، هغه تاسو راوباسئ، دلته عنایت اللہ خان ناست، دے ده هم ماسره اتفاق کولو خو چونکه Coalition government وو، ددوئ به هم څه مجبورئ وی، نن بیا حکومت هغه نظام Revise کوی، کوم نظام Revise کوی، خپل نظام Revise کوی چې Solo flight ئے واغستو او هغه نظام ئے، تاسو به نن په اخباراتو کښې کتلی وی چې په احتساب، نن آډیټر جنرل دا رپورټ ورکړو چې 55 کروړ روپۍ آډیټر جنرل ددې صوبې سرکاری محکمه ده Authentic source دے، فکر دے، 55 کروړ روپۍ چرته لاړې جناب سپیکر! زما غرض ددې مثالونو ورکولو صرف او صرف دا دے چې دا Collective wisdom باندې حکومتونه چلیږی، Collective wisdom باندې د

معاشرې یا د صوبې یا دملک مشکلات مسائل یا کمیږی یا ختمیږی چې په کوم ځائے کښې Solo flight وی هلته مالی بحران هم وی او بیا ظاهره خبره ده هلته سیاسی او سماجی بحران هم وی جناب سپیکر! زه د حکومت په نوټس کښې راوستل غواړمه، پرون ما Point raise کړو خو زه نه پوهیږم چې وزیر اعلیٰ صاحب هغه Point skipکړو او یا هغه نوټ کړے نه وو جناب سپیکر، نوی صوبائی حکومت په ټوله صوبه کښې او بیا بالخصوص په سوات کښې د سیکشن فور په نامه باندې انتقام کوی انتقام، زه دهغې واقعې حواله ورکول نه غواړمه او نه د حکومت نه وضاحت کول غواړم چې وزیراعلیٰ صاحب هغه بله ورځ سوات ته لاړو، دا څه وو، زه دهغې وضاحت هم نه غواړمه خو جناب سپیکر! خصوصاً په سوات کښې چې څومره د حکمران جماعت مخالفین دی، دهغوی په قابل کاشت، په سوات کښې زمکه ډیره زیاته کمه ده، دلته د سوات زمونږ ټول ممبران ناست دی، غرونه ډیر دی په ټول ملاکنډ ډویژن کښې، هلته دانتقام په توګه باندې د مخالفو په زمکو باندې سیکشن فور لګوی جناب سپیکر، دا Land Acquisition Act چې دے دا ډیر زیات واضحه دے، دا تاسو اوګورئ چې حکومت ډیر مجبوره ډیر مجبوره چې قابل کاشت زمکه هم نه وی او هغه زمکه هم نه وی چې هغه په هغې کښې د Stake holder مشاورت نه وی، رضا نه وی جناب سپیکر، دا خو داختیاراتوناجائزه استعمال دے، ناجائزه استعمال دے، زه به خواست دا کوم چې پرون دسوات ټولو سیاسی جماعتونو پریس کانفرس کړےدے، لهذا حکومت ته که د تعلیمی اداری د پاره په سوات کښې د چهاؤنئ د پاره یا د بل مقصد د پاره زمکه پکار وی، لهذا پکار دا ده چې دا د سوات ممبران دی، دا د سوات وزیراعلیٰ دے، ماپرون Defend کړے هم دے، منور خان صاحب په اپوزیشن کښې ناست دے خو چې هغه دجنوبی اضلاع خبره اوکړه ما ورته اووئیل چې ټول عمر درې پیرې وزیراعلیٰ هلته راغلے دے یو وارې د سوات یا د مالاکنډ ډویژن وزیراعلیٰ راغلے دے، ماسپورټ کړے دے خوپکار داده چې حکومت په دې ډیر سنجیدګئ سره غوراوکړی او دا دسیاسی انتقام په توګه دا سکیشن فور چې استعمالیږی چې د دې نه ګریز

اوکړی ځکه چې د دې نه به مشکلات او مسئلې جناب سپیکر! پیدا کیږی، زه یو نکته بله راوستل غواړم جناب سپیکر، چې دکله نه دا نوے حکومت راغلے دے، د سیاسی ملازمینو تبادلې ټرانسفر دا په انتقامی توګه کیږی، زه مثال ورکوم چې د صوابۍ یو کلرک تورغر ته بدلیږی، دهغه ګناه به شاید دا نه وی چې هغه بلې (بیټ) له ووټ نه دے ورکړے، دا خو ګناه نه ده دا خوجمهوریت دے، زه ډیر مثالونه ورکولے شم خو دحکومت په نوټس کښې راوستل غواړم چې د فراخدلۍ نه کار واخلی، دفراخدلۍ نه کار واخلی او تاسو به دا نعره وهله چې بره الله دے "اوپر اللہ اور نیچے بلا" دا دوئ نعره وه، نن بالکل دا لاندې بلی هر ځنګه حکومت راغلے دے دهغې په تفصیل کښې نه ځمه خو حکومت ته به دا خواست کومه چې لږ د فراخدلۍ مظاهره اوشی او زما دا خیال دے چې دا سیاسی انتقام چې دے دا ګډ ګورننس د پاره موذوں خبره نه وی، دا که ګډ ګورننس وے نو دا حالات به نه وو، تاسو د تیرو پنځو کالو ریکارډ، راوخلئ ریکارډ په ټیکس بک بورډ کښې چې څومره پیسې وې هغه حکومت زبردستۍ سره راوړې چې په کوم کوم ډیپارټمنټ کښې پیسې وې، پکار خو دا وه چې د ډیپارټمنټ نه تپوس کړے شوے وے چې په راروان وخت کښې دهغې ډیپارټمنټ ضروریات څه دی؟ او چې کومه اضافی پیسه وه چې هغه ئے راوړے وے، چا له ئے راوړے وے، اوس خو دهغې حلقو نامې بدلې شوې، زه به په نامو کښې غلطیږمه خوهغه حلقو د پاره FMR یو منصوبه وه FMR جناب سپیکر، مونږ اے این پی، پیپلز پارټی په خپل حکومت کښې په هره ضلع کښې 20 کلومیټر،30 کلومیټر، 40 کلومیټر، 50 کلومیټر روډونه ورکړی وو، چې کله په 2013 کښې نوے حکومت راغلو، هغوی په روانو کارونو باندې ټینډر شوی وو 60 پرسنټ، 70 پرسنټ، 80 پرسنټ، کارونه شوی وو او په هغې باندې ئے کټ اولګولو او زما محترم وزیراعلیٰ صاحب خپلې حلقې ته به هغه سیکیمونه راوړل۔ جناب سپیکر، دا Practices چې دی دا Avoid کول پکار دی، جناب سپیکر، دا Practices چې دی دا نه دی کولو پکار، دهغې وجه دا ده چې دخلقو مینډیټ دخلقومینډیټ دے، دا ئے که اپوزیشن له ورکړے دے او که دا ئے حکمران جماعتونو له ئے

ورکړے دے ، زما دا خیال دے چې د فراخدلئ مظاهره د وی، مهذبه سوچ د وی، جمهوری مشترکه سوچ دا وی چې د هر چا د مینډیټ احترام اوشی۔ جناب سپیکر، زه خپله خبره راغونډومه اوبیا یوه ډیره عجیبه خبره دا ده چې زه د صوبائی اسمبلئی نوم ځکه نه اخلمه چې زه نشم اغستے ، درولز مطابق زه نشم اغستے ، په رولز کښې په صوبائی اسمبلئی مونږ بحث نه شو کولے خو په دې ځکه بحث کوم چې دلته د صوبائی اسمبلئ د پاره هم څه Amount پکار دے ، زه حکومت ته دا هم خواست کوم چې مونږ ټول کښینو او په رولز کښې امنډمنټ راوړو چې کومه اسمبلی د ټولې صوبې دپاره قانون جوړوی، دټولې صوبې بجټ پاس کوی، دټولې صوبې په بجټ باندې بحث کوی، دټولې صوبې په بجټ کښې کمے زیاتے راوستو اختیار لری، زما تجویز دا دے ،نو ماوئیل چې په دې رولز کښې مونږه امنډمنټ اوکړو۔ جناب سپیکر، که منسټر صاحب دا وضاحت اوکړو چې په ایډمنسټریشن کښې دا یو ارب روپئ دوی ته پکار دی چې ددې هغه Break up که لږ راغلے یا په صحت کښې ټول مدات چې دی، پبلک هیلتھ دے ، جنګلات دے ، آبپاشی ده ، پنشن کښې ډیر لوئے Huge amount تین ارب، 3 ارب 28 کروړکه ددې لږ تفصیل بیان کړے شو نو دا به هم ډیره زیاته ښه وی، زه په ذاتی توګه که په یو سیکټر کښې هر څومره پیسې پکار وے نو ما به ئے نن په دی فورم باندې مخالفت نه کولو، هغه انرجی اینډ پاور دے او په هغې کښې دټولو نه کمې پیسې هغوی ته پکار دی، ددی مطلب دا دے چې دتیرو پنځو کالو دحکومت ترجیح نه وه۔ جناب سپیکر، دلته درانی صاحب ناست دے ، مالاکنډ تهری پراجیکټ دوئی شروع کړے وو، غالباً 81 میګا واټ پروډکشن دے ، دهغې اوس بیا Rebating مونږ کړے دے سالانه، نن دهغې دوه اربه روپئ منافع ده دې صوبے ته جناب سپیکر، پکار دا ده چې حکومت انرجی اینډ پاور ته ډیره زیاته توجه ورکړی ځکه چې زمونږ دصوبې ریونیوجنریشن فنډز چې دی، هغه بالکل ختم شو، دا تاسو اوګورئ زه نه پوهیږم چې درارواں کال بجټ چې دے هغې سره به څه جوړیږی، بیا د هغې نه خدائے مه کړه زمونږ Sources چې دی هغه Increase نه شو، د انکم د آمدن ذرائع چې دی په هغې کښې اضافه او

نه شوه، زمونږ په آمدن کښې اضافه او نه شوه، په اخراجاتو کښې هر کال په هغې کښې اضافه راځی نو دا يو ډير زيات Alarming situation دے، زه به دا هم غوښتنه کوم چې د پی اينډ ډی نه، پلاننګ نه بيا د حکومت نه د دې د Political will د هر څيز د پاره ضروری وی چې هغوئی په دې باندې ډير زيات غور او ډير زيات سوچ اوکړی۔ جناب سپيکر، ډيره زياته مهربانی اور ډيره زياته شکريه چې تاسو ماله دومره موقع راکړه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب شیر اعظم وزیر صاحب، موجود نہیں Lapsed، لطف الرحمان صاحب، يو منټ جی دا۔۔۔۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> يو منټ سر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> منور خان صاحب!

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> پرون سر، ما د جنوبی اضلاع صوبې خبره کړې وه نو زما دا مطلب نه وو چې يره ما د ملاکنډ بابک صاحب بار بار دا خبره کوی چې يره مونږ ته اول ځل وزير اعلیٰ توب ملاؤ شوے دے، نو بابک صاحب نو، ستا د ملاکنډ په وزير اعلیٰ توب باندې ما ته څه داسې هغه نشته دے خو زه خو هم دا خپل حق ګنړم لکه چې ته څه رنګه د مايوسئی خبره کوې دغسې جنوبی اضلاع چې کوم دے هغوی هم ما يو سه دی، (تالیاں) هغه هم دغسی پريشانه دی سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب!

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> مهربانی جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکريه جناب سپيکر صاحب۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِى صَدۡرِىO وَيَسِّرۡ لِىٓ أَمۡرِىO وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِىO يَفۡقَهُواْ قَوۡلِى۔ چونکه پارليمانی ليډر صاحب زمونږه هلته بهر ناست دے، دې وجې باندې ستاسو شکريه ادا کوم چې تاسو موقع راکړه او دا يو ريکويسټ به جناب سپيکر صاحب کوم، چونکہ میں نے ضمنی بجٹ پر تقریر بھی نہیں کی، میں نے کٹ موشنز بھی نہیں لائی تھیں، میں باہر تھا، اسی وجہ سے تھوڑی ریکویسٹ ہوگی کہ تھوڑا سا ٹائم بھی دیا جائے تو مہربانی ہوگی۔ جناب سپیکر صاحب! ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا، کلمہ پڑھا تو مولوی صاحب نے ان کو یہ حکم دیا کہ ہسپتال لے جاکے اس کا ختنہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثناء اللّٰه صاحب، تاسو په بجټ باندې تقرير اوکړئ جى، تاسو خپل مثالونه مه ورکوجى۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر جی یہ مثال بجٹ کے ساتھ Related ہے، تو اس کا ختنہ کیا گیا تو اس کے جو غیر مسلم تھے، اس کی بیمار پرسی کے لیے چلے گئے، بیمار پرسی میں اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه بيا تاسو ته وايم چې ثناء اللّٰه صاحب تاسو، ثناء اللّٰه صاحب تاسو ثناء اللّٰه صاحب په بجټ خبرې کوئى جى، تاسو د دغه نه څه جوړېږى نه جى، To the point خبرې شروع کړئ بجټ باندې، تاسو ورته قيصې شروع کړى دى۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: خبره کومه جى، دا خو تاسو لږ واورئى کنه سپيکر صاحب۔ آپ سب پریشان پریشان نظر آرہے ہیں، میں نے آپ کے لئے یہ مثل یہ مثال پشتو میں جو تھی وہ پیش کی، په پښتو کښې دا خور وائى په پښتو کښې وايه نو تپوس له ورله هغه نور غير مسلم ملګرى چې وو هغه ورله تلى وو نو تپوس ئے ترې کړے وو چې، کیا حال ہے کیا پوزیشن ہے، څه حال دے ؟ هغې وئيل چې * + + + + + + + + +، میرا مطلب یہ ہے جو بجٹ ضمنی بجٹ ہے یا جو بجٹ تھا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا الفاظ Expunge کړئ جى۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: Expunge ئے کړئ خير دے هيڅ خبره نه ده، زما عرض دا دے چې دا کوم بجټ مونږ ګورو، مونږ خو وئيل تير شوے ځل مونږه اپوزيشن کښې وو او څه نه وو ملاؤ شوى، دا ځل به ان شاء اللّٰه مونږ ته څه ملاؤ شى خو چې دلته راغلو نو مونږ خو پرېږده زمونږ ژړا پرېږدئ سپيکر صاحب! ستاسو د دير په دې ملګرو باندې خفه يمه چې دا کوم په ګيلو او دير نه راغلى دى، شته سکيمونه چې د هغه په 2018 کښې سکيمونه وو، په دې اے ډى پى بک کښې شامل دى، که د روډ په سيکټر کښې دى، که د هيلتھ په سيکټر کښې دى که په پبلک هيلتھ کښې دى، چې څومره سيکټرز دى په هغې کښې نو تاسو ته هغه هم Drop کړل؟ نو زما

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

مطلب دا دے چې دا فریاد یواځې زما نه دے ، زما د دې نورو ګاونډیانو ملګرو هم دے او په دې ټریژری بینچ چې څوک ملګری ناست دی، د هغوی هم دے۔ سپیکر صاحب! زما ورور چونکه موجود نشته دے ، زمونږ د خزانې اختیار مند سره چې دا اختیار د خزانې چابیانې دی، هغه موجود نشته دے معافی غواړمه خو زما د په دی ګیلرئ کښې چې ناست کوم د خزانې اختیار مند دی، دهغوی ته مو درخواست دے ، هغوی دا وئیل چې دا کوم Allocation مونږ کړے دے نو دا ډیر مونږ په انصاف کړے دے ، دا کوم Allocation چې مونږ کړے دے نو مونږ ګورے ووټ په خوروارونو باندې، زمونږ پښتو هغه دغه دے ، وائی په خوروارونو مو ووټ اغستے دے ، نو وائی مونږه انصاف کوؤ، نو ټولو ملګرو ته هم یو شان کړے دے او الله ګواه دے چې دا کومه بې انصافی ئے کړې ده، د انصاف په نوم باندې نو دا ډیر ظلم دے۔ زه صرف دا یو فکر تاسو ته ښایم چې دا څومره سکیمونه شوی دی نو که دیکښې تاسو اوګورئ جی، 308 سکیمونه چې Ongoing دی، دا ټوټل سکیمونه دا دی او 298سکیمونه دا زاړه، دی، او لس سکیمونه نوی دی، جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړم۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ثناءالله صاحب تاسو په ضمنی بجټ باندې بحث اوکړئ، دا بجټ پاس شوے دے۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> نو د ضمنی بجټ هم خبره۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نه نه جی، تاسو په ضمنی باندې بحث۔

<u>جناب صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> زه دغه د ضمنی بجټ هم خبره کوم، زه د ضمنی بجټ هم خبره کوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> په ضمنی باندې۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> زه د ایلوکیشن خبره هم کوم، دا ځکه کوم جی چې په 2014-15 کښې زما سکیمونه دی د حلقے نہاربر فیز ون هغه سکیمونه چې هغې ته یو کروړ روپئ ورکړی دی او د هغې ټوټل اماؤنټ چې دے هغه 43 ملین دے ، 343 ملین، نو که په دې انداز باندې مونږ ته دا پیسې ملاویږی نو دا ډیر خو هم د دې KPK

حصه نه ده جناب سپیکر صاحب؟ نو زما عرض دا دے، زما درخواست دا دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثناء اللہ صاحب! دا خیبر پختونخوا وائے یا پرون وئیلې شوی دی دا کوئ، KP وایئی دا KPK نه ده پرون بله ورځ هم دا خبره شوې وه جی دا KPK مه وایئی جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: پختونخوا به وایو جی!

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خیبر پختونخوا پوره وایئی دا باقاعده د دې دغه شوے دے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: نو دا KPK چې لیکلې کیږی په دې ټولو دغو باندې خو KPK لیکلې کیږی نو دا راته بیا اووایئی تاسو چې دا به څنګه وایو؟

جناب سپیکر: دا یو ځائې کښې هم KPK نشته جی خیبر پختونخوا ده جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: دا خیبر پختونخوا ده جی دا KPK پکښې نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کښینئ زه ئے پوهه کوم خیبر پختونخوا وایئی پوره جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ټھیک ده جی۔ خیبر پختونخوا به وایو KP به وایو دا یو به ترې کټ کړو خیر دے خو زما خیال دا دے چې دا څیز بیا تاسو د ادنیٰ نه شروع کوئ۔ زما خو دا خیال وو چې تاسو پینځه کاله تیر کړی وو نو دا څیز به شپږم جماعت ته به مونږ پاس شوی یو خو چې مونږ دلته راغلو مونږ بیرته د ادنیٰ نه شروع کوؤ، نو زما عرض جی درخواست دا دے چې که تاسو ته کوم کوم یو مثال بنایم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ته چې نالائقه سټوډنټ وے او تا نه ایزده کولو نه راتلې مخکښې نو دا خو د حکومت غلطی نه ده جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: څنګه جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ته به مونږ راوړوؤ خو یو نالائقه سټوډنټ چې وی نو خامخا هغه به څه کوی جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: او نو مونږه وایو چې د ادنیٰ نه کوم ملګری ناست دی نو هغه خو ناست دی خیر دے خو چې هغه کوم پاس شوی دی نو کم از کم هغو ته هغه

پروموشن ورکړئ نو مهربانی به وی۔ نو سپیکر صاحب، عرض زه دا لرمه چې که زه د روډ سیکټر ته ځم، که زه ضمنی بجټ ته ځم، که زه د هیلتھ سیکټر ته ځم جناب سپیکر صاحب! هیلتھ منسټر صاحب ناست دے، هغه بله ورځ یو ماشوم بیمار وو، هغه غریب دوه ورځې په خیبر هسپتال کښې ایچ ایم سی کښې، سوری ایچ ایم سی کښې ناست وو، د غوږونو مسئله ئے وه نو زه لاړمه سیکرټری صاحب ته، سیکرټری صاحب آفس ته لاړم ما وئیل سیکرټری صاحب نه وو اسلام آباد کښې وو، ما وئیل چې که د دې ځائې نه چرته ټیلیفون اوکړی او دا بیمار داخل کړی، نو هغه ورته ټیلیفون اوکړو نو هغه ټیلیفون ئے چې کله هلته اوکړو ډاکټر عصمت الله صاحب، څوک ای این ټی سپیشلسټ دے جناب سپیکر صاحب! هیلتھ مونږ داسې نه وایو چې ښیګړه به پکښې نه وی شوی، شوی به وی خو چې یو کس درې ورځې تیروی نو هغه ته ئے ټائم ورکړے، ورته وائی چې یره داسې اوکړه چې ما ښام دا ماشوم راوله چې آپریشن ورله اوکړمه، څلویښت زره روپئ به ورکړے او، جناب سپیکر صاحب! که سرکاری په تمه کیږی نو دوه کاله پس به تا له نمبر راځی، دوه کاله ماسره دا نوم لیکلې دے، هغه Patient راته معلوم دے نو چې د سیکرټری صاحب د دفتر نه چې ورته ټیلیفون اوشو نو هغه ورته ټائم کم کړو اته میاشتې ئے ورته کړے، اوس اته میاشتې پس به د غوږونو بیمار د هغې نه ناؤونه روان دی، هغه کینسر طرف ته روان دے، نو زه داسې عرض او درخواست کومه د هیلتھ منسټر صاحب په خدمت کښې چې که تاسو دا مهربانی اوکړئ چې که د ډاکټرانو دا رویه او دا حالت وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ثناء الله صاحب تاسو جی په بجټ تقریر اوکړئ که تاسو نور څه ایشوز وی باقاعده تاسو منسټر صاحب، سره کښېنئ یا کال اټینشن نوټس راؤړئ جی چې کوم ضمنی دے په هغې باندې۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب! ما، ما مشتاق غنی صاحب سر، سر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ضمنی بجټ باندې خبرې کیږی په هغې باندې اوکړئ جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سر! درخواست کوم ما کال اټینشن نوټس هم پرې جمع کړے دے خو داسې عرض کوم چې مشتاق غنی صاحب، چې ناست وو نو ما هغه ته ریکویسټ وو، چې جی زما نه چونکه کټ موشن تلی دی سیکرټری صاحب د دې خبرې ګواه دے، ما سره هغه Promise کړے وو، ته به خیر دے ما ته ئے دا Relaxation را کړے وو هغوئ را کړے وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کټ موشنز را روان دی، د هغې خپله ورځ شته جی تاسو خپله خبره په هغې که تاسو جمع کړی وی بیا په خپله خبره په هغې کښې اوکړئ خو نن چې کومه خبره کیږی تاسو په پوائنټ باندې را شئ جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: سپیکر صاحب! که خبرې ته مو نه پریږدئ نو کښینو خیر دے که ته پرې تنګیږې خو زما سره دا Commitment هغوئ کړے وو، ما سره دا Commitment شوی وو دا دې سیکرټری صاحب مې ګواه دے تاسو ته به ئے په غوږ کښې وئیلی وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما ته په غوږ کښې داسې خبره نه ده کړې جی خو تاسو چې کوم خبره د جی ته په بجټ باندې که په ضمنی بجټ باندې خبرې کوئ نو بالکل ئے اوکړه او په هغې نه وی۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ښه جی په ضمنی بجټ به ئے اوکړم، په ضمنی بجټ به خبرې اوکړم، جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: بیا هم تاسو Almost کړے دے جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا ضمنی بجټ دے جی ضمنی بجټ 2017-18 تیمور سلیم خان جهګړا، سپیکر صاحب! د په دې آخرنئ کښې دے صفحه نمبر 4 باندې لیکلی دی *اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں مالی سال 2017-18 کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ ایک سو چھبیس ارب سے بڑھ کر ایک سو چونتیس ارب ہو گیا تھا۔* هغه دا فرمائی دغه شان د پی ایس ډبلیو پی سکیمونو متعلق ئے خبره کړې ده چې دا د چې مرکزی، مخکښې چې مونږ ناست وو دلته نو مونږ ته به وئیلې کیدل چې مرکز را له روپئ نه را کوی۔ *ادھر*

سے ہمیں کچھ نہیں ملتا اس لیے ہم آپ کو کیا دے دیں سر! لیکن جب اسی دفعہ انہوں نے فرمایا ہے، کہ چونکہ پی ایس ڈی پی میں ہمارا حصہ زیادہ ہو گیا ہے اور وہ سکیمیں کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کے لیے صوبائی حکومت نے اضافی رقم فراہم کی نو زه وايم چې دا اضافی رقم جو انہوں نے فراہم کی وہاں کہاں پہ خرچ ہو گی ہماری تو جو Allocation ہے وہاں بھی ہمیں نہیں مل رہا ہے تو یہ رقم جو کیا یہ KP جو ہمارا صوبہ ہے، خیبر پختونخوا۔ اس میں تین چار ضلعوں کا بنا ہوا ہے یا ہمارے پچیس چھبیس ضلعے اس میں شامل ہیں یہاں پہ جو ہمارے ساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے محترم عنایت اللہ خان صاحب میرے خیال میں باہر چلے گئے پچھلی دفعہ پانچ سال میں میرے حلقے میں جو سکیمیں ہمارے دیر اپر کی تھیں میں تو مجبور ہو کے عدالت میں چلا گیا تھا ہائی کورٹ نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا کہ ان کو پورا حصہ دے دیا جائے جناب سپیکر صاحب! چې کله زه عدالت ته لاړم چې زما په حق کښې فيصله راغله نو بيا ئے هم راله نه راکولې، دا په هغه Coalition Government کښې ناست وو خو چې ئے راله راکړه نو په هغه وخت کښې چې څه پيسې وې نو هغه صرف خپلو حلقو ته ورکړے زمونږ حلقې ئے پکښې بيا پريښودے خو چې هغه لږ غوندې څه کثر پاتې وو لږې پيسې د ضمنی دا Interim کوم ګورنمنټ چې وو دا نګران حکومت چې وو په هغې کښې جناب سپيکر صاحب، جناب سپيکر صاحب! نو هغه چې کله هغه پيسې لږې پاتې وې نو هغه چې شهرام خان له دے الله ژوند ورکړی چې کله هغه راغے نو هغه صوابئ ته ويوړې هغه پاتې پيسې، زه اوس په دې نه پوهيږم چې مونږ به چا ته ژاړو زمونږ د ژړا ځائے هم دا سمبلی ده دا خو لويه جرګه خو د صوبې هم دا ځائے دے په دې لويه جرګه کښې زمونږه خبره نه اوريدے کيږی مونږ چې خپلو حلقو ته څو نو خلقو ته به څه وايو چې مونږ څه د پاره تلی يو؟ نو زه دا درخواست کوم چې څنګه وزير اعلیٰ صاحب، وائی قرآن کښې الله فرمائيلی دی الله فرمائی وائی تاسو هغه ولې وائی چې کوئی یہ نہ، يايها الذين امنوا لما تقولون مالا تفعلون خدائے فرمائی وائی هغه ولې وائی چې کوئی یہ نہ نو زما عرض دا دے چې دا تاسو د انصاف خبره کوے د مساواتو د Equality خبره کوئے نو پکار خو دا وه چې کومې پيسی

راغلی وے نو پکار وہ چې ټولو سکیمونو ته یو شانتې ملاؤ شوی وے ، جناب سپیکر صاحب! په دې بیا راته وائی ته بجټ بک ته مه لاس کوه۔

جناب ډپټی سپیکر: ټائم ستاسو زیات اوشو جی ستاسو Over شو، تاسو خبره اوکړې۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: نو زما عرض دا دے چې زما په بره ضلع کښې په دیر بالا کښې زمونږه 54 هسپتالونه دی Category D, Tehsil Headquarter RHC او BHUsچې ټولې ضلع Revenueرا جمع کړی نو یو د واړئ د Category D د هسپتال دیارلس لاکھ روپئ Revenue زیاته ده، خو گنهګاره په دې د چې ثناء الله پرې د پیپلز پارټئ په ټکټ باندې الیکشن ګټلے دے نو ما تیر شوی ځل باندې هم سوال اوکړو کله چې زمونږ منسټر صاحب! د هیلتھ منسټر وو نو د ته مې هم سوال کړے وو چې منسټر صاحب پچاس لاکھ روپې Revenue د (53) ترپن هسپتالونو ده او د یو هسپتال Revenue ساتھ لاکھ روپې ده مهربانی اوکړه دا Category C ته راله واړوه خو ترا وسه پورې زما هغه سوال چا منودے نه دے نو خیال مې دا دے چې که دا ځل هم دا راسره کیده نو بیا به دا عدالت ته ځو نو مونږ داسې وایو چې دا خدائے د پاره زمونږ دا تنخواه دومره نه ده چې مونږه عدالتونو ته ځو او د وکیلانو خرچونه برداشت کوؤ په Allocation باندې مونږ دې ته ځو په سکیم باندې مونږ به عدالت ته ځو نو جناب سپیکر صاحب! دا خو بیا مونږه دلته دا راتلو څه فائده زما خیال دے چې زمونږ دې اپوزیشن ته نشته دے ، او د دې د پاره حکومت ته زما یو ساده غوندې تجویز دے چې داسې یو قانون سازی اوکړئ چې په اقتدار کښې څوک راشی نو د اپوزیشن والا چې دی دا دې نه راځی اسمبلې ته نو نه به راځی، خلقو ته به بهانه خو مو جوړه وې چې یره نه مه پریږدې نو چې دلته هم راځو حصه هم راله نه راکوئ د علاقې، نو جناب سپیکر صاحب! هلته خو نور خلق نه اوسیږی د پی ټی آئی ملګری پکښې هم اوسیږی کنه جی، نو زما جی دا درخواست دے زما دا اپیل دے چې زمونږ دا حقونه لږ برابرئ سره راکوئ خیر دے که لږ ډیر څه دغه کوئ فرق۔

جناب ډپټی سپیکر: ثناءاللہ صاحب ټائم پوره شو زیات هم واغستو جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: مہربانی، جناب سپیکر صاحب! نور بہ پہ کٹ موشن خبرہ اوکړو ډیرہ مہربانی شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔ مسٹر شیر اعظم وزیر صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: مسٹر سپیکر، بہت شکریہ۔ ضمنی بجٹ کے سلسلے میں تو ہمارے اپوزیشن جتنے بھی ممبران ہیں، ہم نے ایک میٹنگ کی ہوئی ہے، ایک فیصلہ کیا ہوا ہے تو جہاں تک Development budget کی بات ہے اور صوبے کی ترقی، صوبے کے مفاد میں بات ہے، وہ تو ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے میٹنگ کر چکے ہیں، انشاء اللہ اس سلسلے میں امید ہے کہ اسکی پابندی کریں گے، تین چار پوائنٹس ہیں، وہ واضح ہیں، سینیئر منسٹرز بھی تھے، سب منسٹر صاحبان بھی تھے اور لیکن اگر نشستاً برخاستاً کی بات ہو گی تو پھر تو بات نہیں چلے گی، عرض صرف یہ ہے کہ ہمارا بھی سنا جائے، ہم کو بھی Accommodate کریں۔ So for, it is possible at each and every level لیکن جو لگ رہا ہے ہم کو Accommodate نہیں کیا جا رہا ہے، اگر Annual budget میں ہم کو Accommodate نہیں کیا ہے تو ضمنی بجٹ میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لہذا ٹھیک ہے میجارٹی ہے ہاؤس کی، گورنمنٹ ہے آپکی اور میں مسٹر سپیکر کے تھرو عرض کروں گا گورنمنٹ کو کہ وہ مجاز ہے لیکن پھر We would not become a part of this proceedings with regard to ضمنی بجٹ، لیکن جہاں تک علاقے کے لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے ہم کو ادھر بھیجا ہے، وہ تو اس توقع پر بیٹھے ہیں کہ بس ہم نے لوگ بھیجے ہیں آگے اسمبلی میں اور انشاء اللہ ہماری ضروریات، جو بھی ضروری ضروری کام ہیں، کم سے کم وہ ہو جائیں گے لیکن میرا خیال نہیں ہے، اگر گورنمنٹ کا یہ رویہ ہو اور یہی رہے In Future تو پھر ناامیدی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، لہذا In each and every department ہمارا عرض ہو گا کہ صرف مفروضوں پر اکتفاء نہیں کریں گے کہ ہم نے ہسپتال میں بہت سی اصلاحات کی ہیں، ہم نے پولیس میں بہت اصلاحات کی ہیں وغیرہ وغیرہ، ہسپتالوں کی میں ایک مثال دے رہا ہوں، میں اپنے علاقے کی مثال دونگا، ڈومیل میں ایک ہسپتال ہے آر ایچ یو، سوری بی ایچ یو ہے، اس میں ایک ڈاکٹر کے علاوہ نہ مشینری، کوئی چیز نہیں ہے، صرف آج نہیں میرا بیٹا بھی پچھلے پانچ سال یہی کہہ رہا تھا اسی اسمبلی کے فلور پر میں، In this august House کہ ادھر نہ ڈاکٹر ہیں اور نہ اوزار ہیں، وہ ہسپتال Deserted

ہے اور رات کے وقت اس میں کتے پھر رہے ہوتے ہیں، تو وہ تحصیل ہے، میری عرض یہ ہے کہ اسکو تحصیل ہیڈکوارٹر کا سٹیٹس دیا جائے، اپ گریڈ کیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کے دوران یہ اپ گریڈیشن ہوئی اور یہ ترقی ہوئی ہے پچھلے پانچ سال میں بھی نہیں ہوا کچھ، اور اس دفعہ تو میں عرض کروں گا ہیلتھ سیکٹر میں کہ کم سے کم ضرور ہمارے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کو اپ گریڈ کیا جائے، ساتھ ساتھ جو پہلے سے انسٹی ٹیوشن ہے اور جناب سابق وزیر اعلیٰ صاحب کے دور میں مہربانی اسکی، اللہ کی مہربانی ہے، خلیفہ گلنواز ہسپتال، اس میں رات کے وقت مطلب پانچ چھ بجے کے بعد کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا، میرا خود تجربہ ہے، میرا بیٹا بھی جا رہا ہے، فخر اعظم، کوئی ڈاکٹر نہیں ہے، کوئی شنوائی نہیں ہو رہی، کوئی پتہ نہیں چلتا یہ، ہم کو ٹیلیفون کیا جاتا ہے کہ ہسپتال میں ڈاکٹر نہیں ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شیر اعظم صاحب، شیر اعظم صاحب، زما خبره واورئ جی، تاسو خپل ضمنی بجټ باندې بحث اوکړئ جی یا خو مطلب تاسو ایشو راوړئ جی، بیا پرې کال اټینشن راوړئ جی، منسټر صاحب سره کینئې جی۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر:</u> زه پوهه شوم، ساتھ ساتھ اگر عدم ضمنی بجٹ بات ہو، اپنے علاقے کی بات ہو، میرے خیال میں یہ بھی گناہ نہیں ہے مسٹر سپیکر! اگر اسکا ہم اس آگسٹ ہاؤس پر ذکر نہ کریں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بالکل، آپکی بات ٹھیک ہے لیکن ہر چیز کے لیے کوئی طریقہ کار ہے، یہ جو دن ہے یہ ضمنی بجٹ کے لیے مختص ہے سر۔

<u>جناب شیر اعظم خان:</u> تو میری یہ چیزیں ہیں، ان کو Concerned honorable Minister ذرا نوٹ فرما لیں And they should bring it on record, I will go and sit with him انشاءاللہ We will discuss, sort it out all this requirement لیکن ہسپتال ہو، اس میں ڈاکٹر نہ ہوں اس ہسپتال کی کوئی ضرورت نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ خالی بلڈنگ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور نہ غریب لوگوں کا، مطلب یہ ہے کہ ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، ہم پہنچ جاتے ہیں، ڈاکٹر نہیں پہنچتا، بڑے افسوس کی بات ہے، تو میری عرض یہ ہے کہ ہسپتال میں Similarly ہمارے علاقے میں کالجز بھی ہیں، کالجز میں اساتذہ کی کمی ہے تو ساتھ ساتھ یہ دو، یہ چل رہا ہے اور دو محکمے ہیں کہ آپ لوگوں نے کہا تھا کہ پچھلے پانچ سال میں اس میں Distinguish فرق لائے ہیں Towards the

میر امطلب کہنے کا یہ ہے کہ اس دفعہ Drinking Water Supply Scheme جو Main چیز ہے، جو بیماریوں کی جڑ ہے، ہمارا علاقہ بارانی علاقہ پر مشتمل ہے بنوں ڈسٹرکٹ میں اس میں Drinking Water Supply Schemes، ٹھیک ہے ضرورت اور بھی ہو گی، چترال سے لے کر ڈیرہ اسماعیل خان لیکن اگر District approach ہو اور صحیح جہاں ضرورت ہو، پھر معاملہ نہیں رہے گا ٹھیک ہے 99 ممبرز ہیں جس آنریبل ممبر کو جس چیز کی ضرورت ہو، وہ دو، مجھے پانی کی زیادہ ضرورت ہے Drinking water کی کیونکہ میرا علاقہ بارانی ہے، وہ Deserted ہے، وہ لوگ پینے کے پانی کے لیے، مطلب صاف پانی کے لیے ترس رہے ہیں تو This is why پبلک ہیلتھ سیکٹر میں اگر ہم کو Appropriately accommodate کیا جائے Along with health and education institutions تو یہ مجھ پر احسان ہو گا، میرے علاقے پر احسان ہو گا اور میرے علاقے کے عوام پر آپ لوگوں کا، اللہ کا احسان ہے، آپ لوگوں کا احسان ہو گا گورنمنٹ کا، تو یہ چند چیزیں میں ساتھ ساتھ ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا تاکہ دوبارہ جب ہم میٹنگ کریں پارلیمانی لیڈرز کی اور ہم سارے پینتیس ہمارے جو آنریبل اراکین ہیں، اس ہر ایک کا چھتیس Now بابک صاحب کی مہربانی سے اے این پی کی مہربانی سے ہم اب چھتیس ہو گئے ہیں، Thirty six تو 36 ممبرز کو Equal handed treatment اگر آپ لوگ ہم کو دیں وہ ہمارا یہ نہیں ہے کہ یہ پارلیمانی لیڈر ہے یا اپوزیشن لیڈر ہے، لیڈر اور یہ وہ ہے یا وغیرہ وغیرہ، درانی صاحب اپوزیشن لیڈر نے کل واضح الفاظ میں کہا کہ ہم پینتیس چھتیس ارکان ہیں Honorable Members ہم سب کے لیے Equally یہ نہیں کہ میں پارلیمانی لیڈر ہوں یا اپوزیشن، جو کچھ دینا ہے، جو کچھ فیصلہ کرنا ہے، اصولاً فیصلہ کرنا ہے، جس Principle پر ہم کو برابر Treatment کرنا ہو گا اور ساتھ ساتھ یہ بھی عرض ہم نے کیا کہ ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بنچز میں فرق نہیں ہے، یہ ایک چیز ہے، ایک ہاؤس کا حصہ ہے، پھر اس کے Treatment میں فرق کیوں؟ یہ ظاہر بات ہے پہلے ہمارے زمانے میں، دوبارہ میں Repeat نہیں کروں گا، ہمارے وقت میں اسی ہاؤس کا ہم حصہ رہے ہیں، میرا بیٹا حصہ رہا ہے، اس وقت جو Treatment تھا اگر آپ ریکارڈ نکالیں ورنہ میں نکال کر دے دونگا کہ اس وقت 99 Honorable Members ممبرز کے ساتھ بالکل Equally Treatment تھا، دونوں

اپوزیشن لیڈر As well as پارلیمانی لیڈر سردار بابک صاحب دونوں گواہ ہیں، 2008-13 کے درمیان ایک روپے فرق نہیں تھا، اب کل باتیں ہورہی تھیں Percentage پر کہ ہم گورنمنٹ ممبرز کو کتنا پرسنٹ دیں اور اپوزیشن کو کتنا دیں، میں دل ہی دل میں ہنس رہا تھا کہ یہ بھی انصاف ہے تو آپ لوگوں سے چونکہ تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے تو یوسفزئی وغیرہ، یوسفزئی صاحب کو مبارک ہو، منسٹری بہت بہت مبارک ہو، ہمارے بیٹے جیسا ہے، ان لوگوں سے ہم یہی توقع رکھتے ہیں کہ کم از کم وہ ایک نظر سے دیکھیں گے، ایک آنکھ سے دیکھیں گے اور نظر شفقت گورنمنٹ کی اپوزیشن پر زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ وہ گورنمنٹ میں نہیں ہے، اسکو محرومی کا احساس نہیں دلانا چاہیے محرومیت کا، کنه یوسفزئی صاحب!اور آپکو بہت بہت مبارک ہو، آپ تو مصروف ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شیر اعظم صاحب، تاسو جی په ضمنی بجټ خبره د ه، تاسو خپل ضمنی بجټ باندې خبره او کړئ۔

<u>جناب شیر اعظم خان:</u> شوکت یوسفزئی کو تو میں نے مبارکباد دے دی (مداخلت) ہاں، سب منسٹریوں کا انشاء اللہ پہلے والے کا بھی دوسرے کا بھی انشاء اللہ، افسوس ہے ہم کو بلایا نہیں ورنہ ہم حاضر ہو جاتے ضرور، ادھر کسی نے بلایا نہیں ہے تو یہ چند گزارشات ہیں اور Later on میں دوبارہ عرض کروں گا Hopefully, you will grant relaxation of 240 والا وہ پھر بعد میں میں دوبارہ Before I read it here, before I submit it here, I want to bring all these things in the notice of the Law Minister, so that he may be on board پھر میں دوبارہ اسکو انشاء اللہ Submit کر کے Explain کر دونگا۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب اکرام خان درانی صاحب جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب، رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کیا جائے، تو میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں، Rules relax ہوں تو۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, Minister to present their resolution? Those who are in favour of it may say “Aye” and those who are against it may say “No”.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Durrani Sahib.

قرارداد

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! !قرارداد: خیبر پختونخوا اسمبلی ملک بھر میں عمومی اور خیبر پختونخوا میں خصوصی طور پر میڈیا ہاؤسز سے صحافیوں اور کارکنوں کی جبری برطرفیوں کو صحافتی برادری کے ساتھ ظلم اور ناانصافی قرار دیتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ صحافیوں اور کارکنوں کی ان برطرفیوں کو روکا جائے اور بے روزگار کئے جانے والے صحافیوں اور کارکنوں کو بحال کیا جائے، صوبائی اسمبلی میڈیا ہاؤسز کی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب واجب الادا ادائیگیوں کو یقینی بنائے اور گزشتہ روز چیف جسٹس آف پاکستان کے ساتھ ہونے والے اجلاس کے فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے، خیبر پختونخوا میں ذرائع ابلاغ کو اشتہارات کی ادائیگی کو کارکنوں کی بحالی اور تنخواہوں کی ادائیگی سے مشروط کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، یہ بڑا اہم ایشو ہے اور غالباً نگہت صاحبہ نے اس ایشو کو اٹھایا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ جوائنٹ قرارداد ہے، آپ Read کریں جی۔

وزیر اطلاعات: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جوائنٹ قرارداد ہے، آپ کی متفقہ قرارداد ہے۔

وزیر اطلاعات: نہیں جی، بالکل ہم تو اس کی حمایت بھی کرتے ہیں، اس کو Yes میں اتفاق میں نے کہہ دیا نا، دستخط کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Read کریں، آپ پیش کریں جی۔

وزیر اطلاعات: خیبر پختونخوا اسمبلی ملک بھر میں عمومی اور خیبر پختونخوا میں خصوصی طور پر میڈیا ہاؤسز سے صحافیوں اور کارکنوں کی جبری برطرفیوں کو صحافتی برادری کے ساتھ ظلم اور ناانصافی قرار دیتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ صحافیوں اور کارکنوں کی ان برطرفیوں کو روکا جائے اور بے روزگار کئے جانے والے صحافیوں اور کارکنوں کو بحال کیا جائے، صوبائی اسمبلی میڈیا ہاؤسز کی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب

واجب الادا ادائیگیوں کو یقینی بنائے اور گزشتہ روز چیف جسٹس آف پاکستان کے ساتھ ہونے والے اجلاس کے فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے، خیبر پختونخوا میں ذرائع ابلاغ کو اشتہارات کی ادائیگی کو کارکنوں کی بحالی اور اور تنخواہوں کے ادائیگی سے مشروط کیا جائے۔

Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the joint resolution, moved by the honourable Member, Minister, may be passed? Those who are in the favour of it may say "Aye" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! میں پوری صحافی برادری کی طرف سے حکومت اور اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو زیادتی ہے، جو ظلم ہے اور ناانصافی ہے، اس کے لئے اس ہاؤس نے ایک موثر کردار اور آواز اٹھائی۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو معلوم ہے کہ ہماری صحافی برادری میں اکثر جو لوگ ہیں، ان کی جو زندگی ہے، اس میں بال بچوں کی تعلیم ہے، ان کی رہائش ہے اور یقین جانیئے اس کے جو اخراجات ہیں، اگر اس کو آپ دیکھیں اور ادھر سے اس کو جو کچھ ملتا ہے اس کو آپ دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ یہ لوگ کس طرح گزارہ کرتے ہیں؟ ہمیشہ مالکان جو ہیں اپنے اخبار / ٹی وی کے لئے جس طریقے سے یہ اس کے لئے محنت کرتے ہیں جہاں پر کوئی آنسو گیس کی شیلنگ ہو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں جمشید صاحب، آپ کی آواز کافی تیز آرہی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جہاں پر فائرنگ ہو، یہ کوشش کرتے ہیں کہ میرا اخبار، میرا ٹی وی چینل وہ سرخی لے لے کہ وہاں پر میرے وقار میں بھی اضافہ ہو اور میرے جو مالکان ہیں، وہ بھی مجھ سے خوش ہوں اور بیچارے وہاں پر پھر وہ اپنی زندگی کھو بیٹھتے ہیں، شہید ہو جاتے ہیں اور جب وہ شہید ہو جاتے ہیں، مر جاتے ہیں تو اس کے ساتھ میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ہے کہ یا گورنمنٹ نے وہ انصاف کیا ہو، جو کچھ اس کا حق بنتا ہے اور یا اس کے اپنے مالکان نے اس کے ساتھ مالی امداد کی ہو جو کہ بیچارے اس کو یا اس کے یتیم بچوں کو وہ سہارا ملے اور ابھی تو بات اس پہ نکلی ہے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے اس سے بھی بے روزگار کیا جارہا ہے، تو میں وفاقی حکومت سے بھی گزارش کروں گا اور یہاں پر صوبائی حکومت کا تو میں نے شکریہ بھی ادا کیا

کہ ہم اگر کروڑوں لوگوں کو نوکریاں دیتے ہیں تو پھر جن کو تھوڑا بہت ملا ہے اور اس کو جو بے روزگار کیا جا رہا ہے، یہ تو بالکل الٹا ہے اور یہاں پر گورنمنٹ سے یہ بھی استدعا کروں گا کہ ان کے جو واجبات ہیں مالکان کے، اس کو اس وقت تک نہ دیں جب تک اس ادائیگی میں میرے صحافیوں کا اپنا جو حصہ ہے، تنخواہ ہے، جو کچھ بھی ہے، وہ ان کو نہ ملے، میں نے اپنے وقت میں یہاں پر سامنے بیٹھے ہیں، اس صوبے میں کوئی پالیسی نہیں تھی رہائش کی، صحافی برادری کے لئے اور یہ میرے پاس آئے اور چونکہ میرا ایک تعلق رہا ہے، اس سے بہت پرانا اور دیرینہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سلطان صاحب، اپنی سیٹ پر آ جائیں سر، عارف احمد زئی صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> مجھے اندازہ ہے کہ یہ کس طریقے سے یہاں پر کس طریقے سے رہ رہے ہیں، تو میں نے ان کے لئے ایک میڈیا کالونی کی منظوری دی اور انہوں نے پھر اپنے جذبات سے، میں نے نہیں کہا تھا، اس کا نام بھی "درانی میڈیا کالونی" رکھا، چونکہ یہ تو ایک پشاور میں ہے، ابھی ہم چاہیں گے کہ صحافی برادری پورے صوبے میں جہاں پر ہے تو ہر ایک ضلع میں ان کے لئے میڈیا کالونی کا بندوبست کیا جائے۔ (تالیاں) بجٹ میں دو اضلاع کا ذکر آیا ہے جس میں میرا ضلع بھی شامل ہے کہ وہاں پر ہو، ایک دوسرا ضلع بھی ہے، میں تو یہی استدعا کروں گا کہ پورے صوبے کی صحافی برادری کے لئے موجودہ حکومت اس کے ساتھ انصاف کرے اور یہاں پر ویسے بھی پچاس لاکھ گھر بن رہے ہیں اور جہاں پر پچاس لاکھ بن رہے ہیں، اس میں وہ قیمت میرے صحافی ادا نہیں کر سکتے ہیں، اس کے لئے گورنمنٹ کچھ انتظام کرے کہ ان کے ساتھ سبسڈی کی صورت میں ہو، جس صورت میں وہاں پر وہ Payment کریں تو ان کے ساتھ اس میں بھی گورنمنٹ تعاون کرے۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک بار پھر حکومت کا اور اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> جناب سپیکر! قرارداد تو ان کی طرف سے آئی ہے لیکن ہم نے بھی اس کو سپورٹ اس لئے کیا ہے کہ یہ میرے خیال سے یہ جو صوبہ ہے، صحافت کے لحاظ سے کافی مشکل صوبہ رہا ہے اور ایک زمانے میں جب یہاں دہشتگردی عروج پر تھی تو یہ Hub تھا نیوز کا اور تمام دنیا سے صحافی وہ یہاں پشاور سے آ کے صحافت کرتے تھے لیکن خوفزدہ ہو کر چلے جاتے تھے تو یہاں کے جو صحافی ہیں، انہوں نے قربانیاں بھی

دی ہیں، اس میں ہمارے فاٹا کے صحافی بھی ہیں، یہاں لوکل صحافی بھی ہیں، بڑے مشکل حالات میں انہوں نے، یہ چاہتے تو کسی اور شہر میں بھی جا کے چلے جاسکتے تھے، پنجاب بھی جاسکتے تھے، سندھ بھی جاسکتے تھے لیکن انہوں نے وہ مشکل دور یہیں پہ گزارہ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جو شکایت ہے، یہ Genuine ہے اور اس کے لئے جو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ جو ایشوز ہیں، میں چاہونگا کہ فواد چوہدری صاحب ہمارے فیڈرل منسٹر ہیں تو ان کا کوئی وفد، جو بھی یہ منتخب کریں گے، میں ان کے ساتھ ان کی ملاقات کرانے کے لئے تیار ہوں اور یہاں جو ان کے ایشوز ہیں صوبے کے حوالے سے، وہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کے اور جو بھی ان کے Genuine وہ ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل کریں گے اور میں تو ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ بہت مشکل حالات میں صحافت کی ہے اور صحافت کو زندہ رکھا ہے اور اس وقت آپ کے جتنے بھی نیوز چینلز ہیں یا نیوز پیپرز ہیں تو آپ دیکھیں کہ زیادہ تر خبریں جو ہیں وہ یہ صحافی یہاں سے Generate کرتے ہیں، تو میں ان کو پوری طرح یقین دلاتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ کہ ہماری جو منسٹری ہے، ان کو یہاں پہ بھی Facilitate کرے گی اور وفاقی سطح پر بھی کوئی ایشوز ہوں گے تو وہ ہم Facilitate کرنے کے لئے تیار ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر! میں Leader of the Opposition کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور شوکت یوسفزئی صاحب کا بھی کہ ایک مشترکہ قرارداد ہم نے اس اسمبلی سے پاس کی، جناب سپیکر، بالکل یہی کچھ ہو رہا ہے کہ روزانہ کی بنیاد پہ سارے ملک میں اور ظاہر ہے ہمارا صوبہ بھی اسی ملک کا حصہ ہے، ماس میڈیا یعنی جتنا پرنٹ میڈیا ہے جتنا الیکٹرانک میڈیا ہے، روزانہ بنیاد پہ میڈیا مالکان ان کی Down Sizing کر رہے ہیں جناب سپیکر، میڈیا مالکان جو ہیں وہ Down Sizing کر رہے ہیں اور یہ بڑا افسوسناک ہے۔ ویسے بھی اگر دیکھا جائے، مجھ سے پہلے بھی اس بات کا ذکر ہوا کہ جو ہماری صحافی برادری ہے، وہ سارے سینیئر جرنلسٹس دہشتگردی کے اس سلسلے میں شہید ہوگئے ہیں جناب سپیکر، ہمارے لئے تو خوشی کا مقام ہے کہ شوکت یوسفزئی صاحب ایک جرنلسٹ ہیں اور سینیئر جرنلسٹ ہیں، یہ الگ بات ہے کہ مجھ سے یہ سینیئر نہیں ہیں لیکن سینیئر جرنلسٹ ہیں اور یہ میرے کلاس فیلو ہیں جرنلزم کے جناب سپیکر! میں تو یہ بھی ریکویسٹ کروں گا اور مطالبہ کروں گا کہ یہ جو Wage board ہے جناب سپیکر،

آپ کی توجہ چاہئے، صحافیوں کو کوئی جاب سیکیورٹی نہیں ہے، یعنی یہاں جتنے کارکنان پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کام کرتے ہیں، ان کی کوئی جاب سیکیورٹی نہیں ہے، یعنی مالکان کی طرف سے کوئی Agreement نہیں ہے، ابھی یہ لوگ سارے گیلریوں میں بیٹھے ہیں اور مالکان کی مرضی ہے، ایک ایس ایم ایس ان لوگوں کو آ جائے گا کہ آج آپ لوگوں نے آفس نہیں آنا ہے، ان کی کوئی سیکیورٹی نہیں ہے، جاب سیکیورٹی نہیں اور ظاہر ہے حالت بھی یہی ہے کہ یہاں پہ لکھنا وہ بھی بڑا مشکل کام ہے، تو میں یہ بھی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جو جرنلسٹ سیفٹی بل ہے، مجھے بتایا گیا کہ وہ ڈرافٹ تیار ہے، انشاء اللہ اگر شوکت صاحب مناسب سمجھتے ہیں تو ہمیں اسی اسمبلی سے یہ جرنلسٹ سیفٹی جو بل ہے، اسی بل کو پاس کرنا چاہئے تاکہ کم از کم اس ایک کام میں تو ہم کامیاب ہو جائیں، جناب سپیکر! یہ بڑا ضروری اسی لئے بھی ہے، لگ ایسا رہا ہے کہ Unseen Marshal Law ہے، یعنی نظر نہ آنے والا مارشل لاء اور ابھی یہ بھی سننے کو آیا ہے کہ پتہ نہیں یہ جتنے بڑے بڑے Anchors تھے، ان Anchors کو بڑے بڑے چینلز سے ہٹایا جارہا ہے اور پابند بنایا جارہا ہے کہ ان کو اپنے چینلز میں نہ لیں، سنسر شپ ہے، میرے خیال میں یہ تو اظہار رائے پر پابندی ہے اور یہ انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے، آئینی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ یہ انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے، لہذا ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور ہم درخواست کرتے ہیں کہ صحافی برادری کو جاب کی سیکیورٹی دے دی جائے، Wage board کو Implement ہونا چاہئے اور یہ بھی جناب سپیکر! ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ 2001 میں، 2001 میں ایک Wage board جو ہے وہ ایوارڈ ہوا ہے، ہونا تو یہ چاہیے کہ رولز کے مطابق ہر پانچ سال کے بعد ایک Wage، نئے Wage board کو آنا ہوتا ہے جس میں جاب سیکیورٹی، ان کی تنخواہوں کے حوالے سے، ان کی ایشورنسز کے حوالے، Incentives کے حوالے سے سارے ایگریمنٹ ہوتے ہیں، لہذا ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ Wage board کو من و عن Implement کیا جائے اور جتنا Gap رہا ہے، جتنا Gap رہا ہے، اسی Gap کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے Wage board کا اعلان بھی کیا جائے اور مالکان سے بھی یہی ریکویسٹ ہے کہ ان کو اپنے جاب سے نہ نکالا جائے، ان کو جاب سیکیورٹی بھی دے دی جائے اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ بھی کیا جائے جناب سپیکر، تھینک یو۔

<u>جناب بہادر خان</u>: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام ترکئی صاحب!

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، مجھے ایک منٹ دیدیں، ایک منٹ، میں ایک دو منٹ اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں پھر شہرام صاحب Conclude کریں گے، وہ تو سینئر منسٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب! آپ نے تو بات ایک دفعہ کرلی، ابھی گورنمنٹ، تو گورنمنٹ سائڈ کا بھی، جو بات تھی، بابک صاحب نے کرلی، گورنمنٹ سائڈ بھی کوئی بات کرلے جی، شہرام ترکئی صاحب۔

جناب عنایت اللہ: ایک منٹ، ایک دو بات، بہت مختصر۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): دوئ لہ ٹائم ورکړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ میں وائنڈ اپ کریں چلے جی۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ میں اس لئے اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری آواز جو ہے وہ صحافیوں کی وجہ سے لوگوں تک پہنچتی ہے اور ہم اس اسمبلی میں بولتے ہیں، ہم Publicly بولتے ہیں تو ہماری آواز لوگوں تک نہیں پہنچتی ہے جب تک صحافی نہ ہوں، صحافی ہمارے لئے Important ہیں، ہم اپنی گفتگو میں تو یہ کہتے ہیں کہ صحافی جو ہیں وہ سٹیٹ کا Fourth pillar ہے لیکن پھر ہم ان کے تحفظ کے لئے، شوکت یوسفزئی صاحب اور بابک صاحب نے تو ان کی جاب سیکیورٹی کی بات کی، میں تو ان کی زندگی کی سیکیورٹی کی بھی بات کرتا ہوں کہ وہ ہر وقت Under threat رہتے ہیں، ان کو ہراس کیا جاتا ہے، ان پہ حملے کئے جاتے ہیں، ان کو شہید کر دیا جاتا ہے اور پاکستان کا نام دنیا کے ان ممالک کے اندر ہے کہ جہاں بہت زیادہ صحافی ان کو شہید کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس حوالے سے جو قرارداد آئی ہے، اس کو ہم نے پاس بھی کر دیا ہے لیکن میں یہ چاہوں گا کہ صحافیوں کے تحفظ کے حوالے سے ان کو ایک Enabling environment فراہم کرنے کے حوالے سے اس اسمبلی کو لیجسلیشن بھی کرنی چاہیے اور اس اسمبلی کو اقدامات اٹھانے چاہیے تاکہ صحافی آزاد فضاء کے اندر اپنی ڈیوٹی کریں اور اگر ہم اس ملک کے اندر ڈیموکریسی چاہتے ہیں، Democratic institutions کی ترقی چاہتے ہیں، Growth چاہتے ہیں، اس Growth کے لئے صحافیوں کا ہونا بڑا Important اور ضروری ہے، اگر Strong vibrant independent media نہیں ہوگا تو اس کے نتیجے میں اس

ملک کے اندر ہماری آواز نہ لوگوں تک پہنچے گی نہ حکومتوں کی Accountability ہوگی، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا Important ہے اور یہ صرف ایک ریزولوشن اس ریزولوشن سے نہیں ہوگا بلکہ میں تو آپ سے ریکویسٹ کروں گا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ محمد صاحب! آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، شاہ محمد صاحب

<u>جناب عنایت اللہ</u>: کہ آپ کا آفس اس کا Follow up کرے، آپ کا آفس، سپیکر کا آفس اس ریزولوشن کا جو کہ Unanimous Resolution ہے، اس کا Follow up کرے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات)</u>: بابک صاحب تو میرے سے واقعی سینیئر ہیں، میرے کلاس فیلو بھی ہیں اور جب یہ سٹوڈنٹ تھے تو میں اس وقت ایک اخبار کا، بڑے اخبار کا چیف رپورٹر تھا اور شاید دوسری مرتبہ صدر بنا تھا صحافیوں کا، سینیئر میرے خیال سے اسمبلی میں ہیں شاید، چلو ٹھیک ہے۔ سر، یہ جو درانی صاحب نے بات کی میڈیا کالونی کے حوالے سے، اس پہ ہم کام کر رہے ہیں روٹین میں میرے خیال سے سوات اور بنوں کے لئے تقریباً 74 ملین روپے اس کے لئے مختص کر دیئے گئے ہیں، یہ جو اخبارات کا ایشو آرہا ہے ویج بورڈ ایوارڈ، چونکہ اس کے لئے میں نے بھی بڑی Struggle کی تھی ایک زمانے میں، اس وقت آسانی یہ تھی کہ ٹرسٹ کے پیپرز ہوتے تھے اس وقت "مشرق" ٹرسٹ کا پیپر تھا، اس وقت اور بھی بہت سارے تھے، اس کی وجہ سے آسانی ہوتی تھی، جب حکومت ویج ایوارڈ کا اعلان کر دیتی تو فوراً Implement ہو جاتا، وہاں تو بڑے اخبارات مجبور ہوتے تھے اس کو Implement کرنے کے لئے، جب سے ٹرسٹ ختم ہوا ہے تو اس پہ عملدرآمد نہیں ہو رہا تو اس کے لئے باقاعدہ طور پہ، کیونکہ کرنا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے، تو یہ جو ایک ایشو ہے اس پہ میں بالکل تیار ہوں اور اس اسمبلی سے اگر کوئی کمیٹی بھی بنتی ہے تو اس کے لئے بھی تیار ہیں کہ فواد صاحب کے پاس جا کے، کیونکہ Alternately ہم نے سپورٹ کرنا ہے ورکنگ جرنلسٹ کو، اس وقت جس کے پاس سرمایہ ہے وہ آ کے چینل کھولتا ہے، وہ آ کے اخبار کھولتا ہے اور بڑے بڑے Charms کر کے کہ جی بڑے بڑے صحافیوں کو کھینچ لیتے ہیں، ایک وقت میں جہاں سو صحافیوں کی ضرورت ہوتی ہے دو سو وہاں بھرتی کر لیتے ہیں، اس کے بعد کچھ عرصے بعد چھانٹیاں شروع ہو جاتی ہیں تو یہ اس کے لئے کوئی Criteria ہونا چاہیے، صوبائی لیول پہ بھی اور وفاق کے

لیول پہ بھی کہ جو بھی اخبار آئے کم از کم تین سال اس کے پاس وہ ہو کہ وہ صحافی کو تحفظ ملے، تو یہ جو یہاں کی تنظیمیں ہیں، خیبر یونین آف جرنلسٹس، پریس کلب، ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے ہم تیار ہیں کہ کوئی ایسا فارمولا ہو جس سے صحافیوں کی یہ عزت نفس محفوظ ہو کہ وہ ایک دن ایک اخبار میں دوسرے دن دوسرے اخبار میں تو یہ چیز ناقابل برداشت ہے، اگر گورنمنٹ اشتہارات دے رہی ہے اخبارات کو تو میرے خیال سے وہ تھوڑا بہت ایک چیک اینڈ بیلنس ورکنگ جرنلسٹ کے حوالے سے بھی رکھنا چاہیے اور اس سے علیحدہ اس سلسلے میں ہم پوری طرح مدد کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: ہماری سپیکر گیلری میں ہمارے ایکس ایم پی اے رشاد صاحب بیٹھے ہیں، ان کو ویلکم کرتے ہیں جی۔ Janab Shehram Khan, for final conclusion۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2017-18 پر عمومی بحث

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): شکریہ جناب سپیکر، باتیں ہوئیں ضمنی بجٹ پہ، میرے اپوزیشن کے بھائیوں نے ڈسکشن کی مختلف چیزوں پہ، ایک Clarity لے آؤں اور یہ ہے کہ ضمنی بجٹ بالکل چونکہ گورنمنٹ کا آخری بجٹ تھا اور اس میں During the year basically گورنمنٹ جو اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں جس کو سمجھتی ہے کہ وہ Priority پہ ہیں تو اس کی پھر Approval کیبنٹ سے اور پھر End of financial year اس کو اسمبلی میں لایا جاتا ہے، یہ دستور آج سے نہیں ہے کہ آج یہ پہلی دفعہ کر رہے ہیں، یہ ہم سے پہلے ادوار میں جب اے این پی پیپلز پارٹی کا دور تھا تو اس وقت بھی تھا، درانی صاحب کا دور تھا اس وقت بھی تھا، ان سے پہلے بھی تھا اور ضرورت کے مطابق اس میں پھر Priority رکھی جاتی ہے۔ ہاں، یہ بات صحیح ہے کہ پلاننگ جب آپ کرتے ہیں تو آپ کو بہتر پلاننگ کی جو ڈسکشن ہوئی کہ جی اس میں آپ اپنی چیزوں کو زیادہ سے زیادہ Clarity لے کے آتے ہیں تو اس سے میں بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی چیزوں میں Clarity اور اپنا جو بجٹ کا جو پروگرام ہے یا اس کا جو پلان ہے اس کو اور Efficient کرنا چاہیے، اس کو اور بہتر کرنا چاہیے کیونکہ اس میں ہر وقت اس طرح کی چیزوں میں Improvement کی گنجائش ہوتی ہے جو کہ ہم کر رہے ہیں۔ فنانس منسٹر چونکہ آج ہیں نہیں، بہتر Respond کرتے لیکن ہماری یہ Commitment ہے کہ انشاء اللہ کیونکہ پچھلا دور نیا دور تھا، پہلی دفعہ تھی تو کچھ چیزوں میں ہمارا بھی Experience ہوا، ہم نے سمجھا سوچا، سیکھا کہ بہت ساری

چیزیں ہیں جو ہم انشاء اللہ اس پانچ سال میں وہ غلطیاں نہیں دہرائیں گے اور ان چیزوں میں ہم Improvement لے کر آئیں گے۔ عنایت خان صاحب نے بڑی Detailed discussion کی اور تقریریں بھی پڑھیں دو تین، تو مجھے خوشی بھی ہوئی ویسے On the lighter note جب یہ اس طرف تھے تو پھر یہ تقریریں زیادہ نہیں پڑھتے تھے پھر پرانی والی تو ادھر چلے گئے ہیں تو ابھی زیادہ تقریریں ان کو (قہقہہ) لیکن ان کے پوائنٹس Valid ہیں، ایک تو انہوں نے الاؤنس کی بات کی، دیکھیں پراونشل گورنمنٹ پچھلی جو تھی، اسمیں ہماری پولیس کے الاؤنس آ گئے، باقی جو کچھ الاؤنس آئے تو اس میں ہم نے کوشش کی کہ جو ہم پولیس کو سپورٹ کرنا چاہتے تھے یا باقی جو ڈیپارٹمنٹس یا کیڈر تھے، ان کے الاؤنسز دینا چاہتے تھے تو ہاؤس During the year وہ فنانشل اس کی Implication تھی، وہ ہمیں کرنا پڑی، اس کی بنیاد پہ ہم نے الاؤنسز دیئے لیکن ابھی جو فیوچر کا جو ہمارا پلان ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ بالکل اس طرح کی چیزیں زیادہ سے زیادہ جو ہمارا بجٹ ہوتا ہے، اس میں ہم Replicate کریں تو جی یہ ہمارا پرانا Experience رہا ہے، انشاء اللہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے سالوں میں آنے والے سالوں میں ان چیزوں میں ہم اور Improvement لے کے آئیں گے۔ Re appropriation کی انہوں نے بات کی، بالکل گورنمنٹ Re appropriation کرتی ہے، During the year ڈیپارٹمنٹ کرتے ہیں، Priority دیتی ہے At time ضرورت ہوتی ہے سکیموں میں Re appropriation کہیں پہ سکیم میں پیسے نہیں لگ رہے ہوتے تو اس کو دوسری جگہ کرنا پڑتا ہے، کہیں پہ آپ کو Priority لگتی ہے کہ یہ یہ چیزیں جلدی ہونی چاہئیں، اس کے Implications ہوتی ہیں تو اس میں آپ کرتے ہیں تو وہ بھی ہوتی ہے بالکل ٹھیک ہے، یہ بات انہوں نے کی کہ یہ ساری چیزیں اسمبلی میں لائی جانی چاہئیں، بالکل اس سے میں اتفاق کرتا ہوں، اسی وجہ سے آج یہ اسمبلی میں آئی ہوئی ہیں اور انہوں نے بڑی ڈیٹیل سے اس پہ اپنا In put بھی دیا ہے جو کہ ہم سمجھتے ہیں اور میں نے نوٹ بھی کیا ہے کہ فنانس منسٹر آئیں گے تو یہ بہت ساری چیزیں جو ہیں یہ آنے والے وقتوں کے لئے ہم اپنے اپنے لئے میں کہتا ہوں کہ اگر تنقید ہوتی ہے تو وہ بہتری کے لئے ہوتی ہے، اس میں یہاں پہ کسی کا ذاتی ایجنڈا نہیں ہے، یہ پیسے ہمارے ذاتی نہیں ہیں لیکن ہمارے ذاتی سے ہم سے ہمارے لئے زیادہ Important ہیں کیونکہ قوم کے پیسے ہیں اور Tax payers کے پیسے ہیں تو اس میں Improvement لانے کی ضرورت ہے، انہوں نے بات

کی کہ دو تین اضلاع میں پیسے گئے زیادہ ڈیٹیل تو فنانس منسٹر یا پی اینڈ ڈی کے پاس ہوں گے، اس میں دو تین اضلاع میں نہیں گئے بلکہ زیادہ اضلاع میں گئے ہیں اور دو تین میں شاید زیادہ گئے ہوں، اس سے میں اتفاق کرتا ہوں لیکن ایسے بہت سارے اضلاع ہیں جن میں میرے اپوزیشن کے بھائی ہیں، ان کے حلقوں میں بہت بہت فنڈز گئے ہیں، شاید ٹائم حکومت سے بھی زیادہ فنڈز گئے ہیں، تو وہ ڈیٹیل میں لانا نہیں چاہتا ہوں اور میرے پاس اس وقت ہے بھی نہیں، بہر حال اگر چاہیں تو میں پھر شئیر کر سکتا ہوں لیکن چونکہ انہوں نے ایک پوائنٹ Raise کیا، میری ذاتی جو میری رائے ہے اور جو میں سمجھتا ہوں کیونکہ کل چیف منسٹر صاحب نے فلور آف دی ہاؤس بھی کہا ہے کہ، ہمارا Attitude Change ہونا چاہیے، ہمیں بالکل ان کے مینڈیٹ کا احترام کرنا چاہیے کیونکہ یہ خواہ کسی پارٹی سے بھی ہوں، ان کے وہاں حلقوں میں لوگوں نے ان کو ووٹ دیا ہے جس طرح ہمیں دیا ہے، ٹھیک ہے ہماری حکومت ہے تو چیزیں بدل جاتی ہیں لیکن ان کا جو مینڈیٹ ہے، اس کا ہم احترام بھی کرتے ہیں اور ہمارا ارادہ بھی ہے اور کل پارلیمانی لیڈرز سے جو ہماری ڈسکشن بھی ہوئی چیف منسٹر کی موجودگی میں کہ انشاء اللہ جو ہم پلاننگ کر رہے ہیں جس میں ہم ڈسکشن بھی ان کے ساتھ کریں گے کہ ان کے حلقوں کا ہم خصوصی خیال رکھیں گے اور اس پہ توجہ بھی دیں گے کیونکہ وہ اس صوبے کا حصہ ہیں اور یہ ہمارے جو ممبران ہیں، وہ اس کو Represent کرتے ہیں تو اس کی ہم عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہو گی انشاء اللہ۔ بجٹ کی سپیچ کی میں نے عنایت صاحب کو ویسے کہہ بھی دیا، اریگیشن پہ انہوں نے بات کی، اریگیشن میں اس میں ٹیوب ویلز ہیں، اس میں بہت ساری اور اس طرح کی چیزیں ہیں جو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہوتی ہیں تو اگر ضمنی بجٹ میں وہاں پہ بجلی کی مد میں پیسے رکھے گئے ہیں جو میں نے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے تھوڑا مجھے In put ملا تو اس کی ڈیویلپمنٹ وہاں پہ ضرورت ہوتی ہے During the year اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو Electrification کا جو Concept ہے، اس کے Prose بھی ہے Cones بھی ہے جو میں کہنے جا رہا ہوں کہ ہم کل بھی جو اپوزیشن لیڈر سے ہم نے ممبران سے ہم نے بات کی پارلیمانی لیڈر سے کہ ہم یہ اریگیشن کے ٹیوب ویلز جو ہیں اس کے ساتھ ہمارے پبلک ہیلتھ کے ہیں، لوکل گورنمنٹ کے ہیں تو اس کو ہم سولر پہ کر دیں تو اس کا فائدہ یہ ہے کہ جہاں پہ بجلی نہیں ہے یا وولٹیج کم ہے یا پرابلم ہے تو اس کا وہ مسئلہ ہم حل کر سکتے ہیں لیکن دوسری طرف جو Environmental hazard ہے، جو پرابلم ہے، جو ایشو ہے

وہ یہ ہے کہ جب آپ سولر پہ ان ٹیوب ویلز کو کر دیتے ہیں تو پانی کا ضیاع بہت زیادہ ہے، وہ پر اسیس زیادہ ہو جاتا ہے اور پانی ضائع بہت زیادہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ کو Already Instruction کر دی گئی ہے کہ اس کے لئے سولرائزیشن پہ تو چلا جائے کیونکہ بجلی کے مسئلے ہیں ملک میں انرجی کے ویسے بھی کرائسز ہے لیکن اریگیشن ہماری Priority ہے، Clean drinking water ہماری Priority ہے اور ضروری ہیں یہ ساری چیزیں تو اس میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طریقے سے ہم اس کو Manage کر سکتے ہیں اور کس طریقے سے اس سسٹم کو Efficient کر سکتے ہیں؟ یہ ایک انتہائی Important issue ہے جس کو ہمیں بڑے غور سے دیکھنا ہے اور ان ممبران سے جو ہمارے اپوزیشن کے بھی ہیں، ہمارے ٹریژری بینچز کے بھی ہیں، اگر ان میں کسی کے پاس بھی اس طرح کی کوئی Experty ہے، ان کے پاس کوئی آئیڈیا ہے جو ہمارے ساتھ شیئر کر سکیں Definitely ڈیپارٹمنٹ کو ہم Instruct کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے آئیڈیا کو اگر وہ پریکٹیکل Durable ہے تو اس کو ہم ضرور کریں گے کیونکہ بہت ہی بڑا چیلنج ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات ہوئی جو مجھے پسند بھی آئی، ٹھیک ہے وفاقی حکومت سے ہم بات بھی کر سکتے ہیں کہ بلوچستان کو ایکسٹرا فنڈز ملتے ہیں Under developed کی وجہ سے، بلوچستان واقعی بہت زیادہ Under developed ہے تو ان کے لئے خصوصی فنڈ اگر رکھا گیا ہے خیبر پختونخوا کے لئے بھی اس پہ بات ہو سکتی ہے، آئیڈیا برا نہیں ہے، میں نے نوٹ کیا ہے اور انشاء اللہ وفاقی حکومت کے ساتھ اس پہ بات ہو سکتی ہے، آئیڈیا اچھا ہے۔ انہوں نے رورل اربن ڈیویلپمنٹ پہ بات کی ہے، اس میں انہوں نے گیس کی بات کی، کئی سکیم اس طرح ہیں جہاں پہ حکومت سمجھے کہ ان ایریاز میں، یہ بات ان کی یہ بھی صحیح ہے کہ یہ وفاق کا Matter ہے، اسی طریقے سے پھر بجلی بھی وفاق کا Matter ہے، ٹرانسفارمر جل جاتے ہیں، یہ سارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، بیچارے یا اپوزیشن میں ہیں یا حکومت میں ہیں، یہ ڈیرے پہ، حجرے میں بیٹھ نہیں سکتے، ایک ٹرانسفارمر جل جائے واپڈا کے پیچھے کوئی نہیں جاتا، یہ پچھلے کئی سالوں سے اور پچھلے چند سالوں سے تو پھر بہت ہی زیادہ یہ مسئلہ ہو گیا تو پھر ہمارے ہاں آتے ہیں تو پھر وہ مسئلہ بھی وفاق کا ہے، تو پھر وہ ہم چھوڑ دیں کہ یہاں پر کوئی ایم پی اے، ایم این اے نہ گیس میں کام کرے نہ بجلی میں کام کرے لیکن آپ اس کو Neglect نہیں کر سکتے، اس کو آپ Ignore نہیں کر سکتے، اس کو آپ Definitely کیونکہ وہ ہمارے حلقے ہیں، ہمارے لوگوں کے

مسئلے ہیں، تو اگر وفاق اس وقت نہیں دے رہی تھی کوئی پیسے تو حکومت کے ممبران کی خواہش تھی کہ کسی کو روڈ کے لئے پیسے چاہئے ہوں گے، کسی نے کہا ہو گا کہ مجھے گیس کے لئے چاہئے ہوں گے، کسی نے کہا ہے مجھے الیکٹریفیکیشن کے لئے، خود مجھے پوچھیں تو میں کہوں گا کہ میرے حلقے میں ہر چیز کی ضرورت ہے لیکن Financial implications ہوتی ہیں تو اس کی بنیاد پہ اگر پیسے دیئے گئے ہیں تو غلط نہیں ہے لیکن Future میں اس کو دیکھا جا سکتا ہے کہ کس طریقے سے ہم اور Improvement لا سکتے ہیں؟ سردار بابک صاحب نے بھی باتیں کیں، ایک تو فنڈز پہ بات ہوئی، وہ میں نے سٹارٹ میں کہہ دیا کہ ہاں فنڈز گئے ہیں، پورے ضلعوں میں گئے ہیں مختلف علاقوں میں گئے ہیں لیکن اس میں ایک چیز ہے کہ جس طریقے سے دیکھیں ان کی بھی حکومت رہی ہے، میں وہاں نہیں جانا چاہتا لیکن Example کے طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی Priority دی ہو گی، جب وزیر اعلیٰ کا ضلع تھا مردان تو بہت زیادہ پیسے وہاں پہ گئے، ٹھیک ہے مردان ڈیویلپ ہوا، اس پہ ہمیں خوشی ہے لیکن باقی اضلاع بھی ہیں، ان کو بھی ڈیویلپمنٹ چاہئے ہوتی ہے، تو ہر حکومت کی جب پوزیشنز آتی ہیں تو تھوڑی ان سے Expectations بڑھ جاتی ہیں، اس بنیاد پہ ہوتا ہے لیکن ہماری یہ کوشش ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں تھوڑی Improvement کی ضرورت ہے All across پورے صوبے میں جو اضلاع ہیں، جو حلقے ہیں ان کو اس طرح بیلنس کیا جائے کہ فنڈز کی جو تقسیم ہے، وہ ایک طریقہ کار کی بنیاد پہ ہو تو یہ ایک اچھی عادت ہے اور ایک اچھا عمل ہے جو کہ ہونا چاہئے اور Honesty ضروری ہے، ہمارے ساتھ ہو چکا ہے، اپوزیشن میں آپ رہتے ہیں تو کوئی فنڈ نہیں ملتا اور وہ Experience بڑا عجیب تھا، مطلب ہے لوگوں کے پریشرز ہوتے ہیں، لوگوں کی ڈیمانڈز ہوتی ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ان شاء اللہ کوئی غلطی نہیں ہو گی بلکہ ہم اس کو جس طرح میں نے کہا کہ چیف منسٹر بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ تو اس میں ان شاء اللہ ہم Improvement کریں گے۔ بلین ٹری سونامی کی انہوں نے بات کی، یہ ایک انتہائی Important Topic ہے جس میں دیکھیں ہم سمجھتے ہیں کہ پہلی دفعہ ایک حکومت آئی جس نے درختوں کے اگانے کی بات کی، پلانٹیشن کی بات کی، انوائرونمنٹ کی بات کی اور اس کے لئے پریکٹیکلی ایک پلان کو عمل بنایا اور اس کو Implement کروایا، اس میں چونکہ پہلی باری تھی، اتنا میگا پراجیکٹ تھا، انوائرونمنٹ کا، پانی کا ایک بہت بڑا ایشو ہے اس صوبے میں اور اس ملک میں درختوں کی کٹائی تو اس حالت

میں ہوتی تھی کہ پورے پورے جنگلات کاٹ لئے جاتے تھے تو اگر ایک حکومت آئی اور اس نے درخت لگائے تو میرے خیال سے Appreciate کرنا چاہئے کیونکہ وہ درخت کسی ایک پارٹی کے نہیں ہیں، پورے صوبے کے ہیں، ہر ایم پی اے، ہر ایم این اے اور ساروں کے، آئندہ آنے والی نسلوں کے بھی ہیں۔اس میں یہ بات کی گئی کہ جو خاص قسم کا ایک پلانٹ ہے جس کی وجہ سے ایک خاص قسم کا Environmental hazard ہو سکتا ہے، اس پہ ڈسکشن ہو سکتی ہے، انوائرونمنٹ والوں کے نوٹس میں بھی ہے، میں نے نوٹ بھی کر لیا ہے اور اس کو ہم کہہ بھی دیں گے کس طرح کے پلانٹس وہ لگائیں جو کہ انوائرونمنٹ کے لئے بہتر ہوں جس کی پانی کی ضرورت کم ہو اور Over all جن کا Impact بہتر ہو اور ہر لحاظ سے اسکو Utilize کیا جاسکتا ہے، یہ آئیڈیا برا نہیں ہے بابک صاحب کا، کیونکہ ان کا علاقہ اس طرح ہے جہاں پہ درخت ہیں، جنگلات ہیں اور ان کا یا ملاکنڈ کے یا ہزارہ کے جو خصوصاً جہاں پہ درخت کی کٹائیوں کے زیادہ اور جنگلات کے زیادہ ذخائر بھی ہیں اور مسائل بھی ہیں اس حوالے اور اگر یہ Input دینا چاہتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ، اشتیاق نہیں ہیں آج لیکن ان کے ساتھ ضرور بیٹھیں گے کیونکہ یہ سب کا مسئلہ ہے، یہ ایک پارٹی یا ایک حلقے کا یا ایک منسٹر کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے اور اس کو ہم Address کریں گے ان شاء اللہ۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے بات کی لوکل گورنمنٹ کی، میں یہ Clarity لانا چاہتا ہوں کہ ایک پولیٹیکل گورنمنٹ جو کہ ہماری بدقسمتی رہی اس ملک کی کہ جب سیاسی حکومتیں آئیں تو بلدیاتی نظام ہی نہ لائیں، ڈکٹیٹرز آئے تو انہوں نے بلدیاتی نظام کو Introduce کروایا جبکہ یہ ہمارا کام تھا، ہماری جیسی پارٹیاں پولیٹیکل جتنی بھی تھیں، اگر وہ ان آئیڈیاز کو پروموٹ کرتیں اپنے ادوار میں تو شاید یہ نظام اور بہتر ہو چکا ہوتا اور ابھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پہ ہماری اپوزیشن کی سائڈ سے بھی ہوں گے اور ٹریژری بنچز سے بھی اس طرح کے ایم پی ایز ہیں جو کہ بلدیات میں انہوں نے کامیابی حاصل کی، ڈسٹرکٹ یا تحصیل ممبران بنے، ان کی کارکردگی اچھی تھی اپنی اپنی پارٹیوں نے ان کو ٹکٹ دیئے الحمد للہ آج وہ اس اسمبلی کا حصہ ہیں اور ایک بڑے فورم پہ بیٹھ کے، تو یہ بلدیات کا ایک آئیڈیا ہے اور جہاں سے لوگ آتے ہیں، تحریک انصاف کا جو ماڈل تھا، عنایت خان اس وقت لوکل گورنمنٹ کے اس وقت منسٹر تھے اور ان کی سربراہی میں سارا پراسیس ہوا ہے اور Definitely وہ Own بھی کرتے ہیں، بڑا زبردست انہوں نے کام کیا اور وہاں پہ ایک ماڈل کو لیشن گورنمنٹ نے Introduce

کیا، بنایا گیا، ویلج اور نیبر کونسل پہ ہم گئے، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے جتنی سروس کی ہے اور جو ہمیں Input ملا ہے، سب سے بہتر فنکشن جس نے کیا ہے، تین Tiers میں وہ ویلج کونسل اور نیبر کونسل کی پرفارمنس بہتر رہی ہے، Compared to tehsil and district تو وہ آئیڈیا جس پہ تنقید کی گئی وہ سب سے Successful ہے جناب سپیکر، اس پہ لوگوں کو اس کے گاؤں کے لیول کی وہاں پہ لیڈرشپ جہاں پہ بابک صاحب نے کہا کہ نان پولیٹیکل یا Non party based ہے اوپر Party based ہے، وہ آئیڈیا ہمارا سپریم کورٹ میں ڈسکس ہوا اور وہ Like کیا اور اس کی بنیاد یہ تھی، کیونکہ عنایت خان میں پھر کہوں گا کہ منسٹر انچارج تھے کہ جب انہوں ڈسکشن کی اور ان کی سربراہی میں اس کو لیڈ کیا گیا As a minister، سیاست ہم بالکل کرتے ہیں لیکن جو ہماری برادریاں ہوتی ہیں، وہ نیچے لیول پہ آپ اس کو لے کے جاتے ہیں، ہاؤس میں ہماری پوری ڈسکشن، اس کمیٹی کا میں بھی حصہ تھا جس میں ہم نہ کہا کہ جو Party based politics ہے، اس کو بالکل نیچے لیول پہ نہ لے کے جائیں، وہ Divide ہو جاتے ہیں دشمنیاں بڑھ جاتی ہیں، مسائل پیدا ہوتے ہیں اوپر کے لیول پہ آپ کر لیں اور وہ ہمارا Successful رہا پنجاب کو اور سندھ کو سپریم کورٹ نے ان پہ Compulsory کیا کہ وہ جماعتی بنیادوں پہ کروائیں، ہم نے سپریم کورٹ کو Convince کیا کہ جی ہمارا ماڈل Successful ہے اور ہمارا ماڈل Workable ہے اور ہمارا ماڈل سوسائٹی کی بہتری کے لئے ہے، تو ہم واحد صوبہ ہیں جس کو سپریم کورٹ نے Endorse کیا اور اس نے کہا یہ ضروری ہے جو یہ کہہ رہے ہیں، ان کو اسی طریقے سے اجازت ہے، تو ایک زبردست کام ہم نے کیا ہے، اس کو Appreciate کرنا چاہئے اور اس پہ اور انہوں نے یہ کہا کہ اس پہ اسمبلی میں ڈیبیٹ کی جائے، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بالکل جو ہم امنڈمنٹ لا رہے لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں اور اس میں جو Changes Propose کر رہے ہیں تو میری یہ ریکوسٹ ہو گی اور یہ میں اشورنس دینا چاہتا ہوں ہاؤس کو، بابک صاحب اور باقی جو ہیں کہ جب نیا ایکٹ لا رہے ہیں بالکل اس ہاؤس میں، یہاں پہ جو چیز آئے، میں ہیلتھ منسٹر تھا ہشام ہے، جب آپ ایم ٹی آئی کا ایکٹ لا رہے تھے، یہاں پر سب سے زیادہ ڈیبیٹ واحد جو پچھلے پانچ سال میں جس ایکٹ پہ ڈیبیٹ ہوئی، وہ میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوٹ ایکٹ تھا اور یہاں پہ پتہ نہیں سو سے زیادہ اس میں امنڈمنٹس تھیں، ایک ایک ایم پی اے کو پارلیمنٹری لیڈرز کو ساروں کو سائیڈ رومز میں بٹھا کے اور Generally بھی ہم نے ڈسکشنز کیں، So we

are open for discussion، ہماری کوئی ذاتی یہاں پہ کوئی وہ نہیں ہے کہ جس کو ہم چھپا کے یہاں سے پاس کر کے لے جائیں، تو اگلا جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ لا رہے، اس کو بالکل اس ہاؤس میں یہاں سے ہی پاس ہو گا اور میری یہ خواہش بھی ہو گی اور میں یہ چاہتا بھی ہوں کہ اس ہاؤس میں اس پہ ڈیبیٹ ہو، ڈسکشن ہو Valuable in put یہ دیں جو ہمیں لگتا ہے وہ Doable ہے اور وہ کر سکتے ہیں، ہم اس کو ضرور Incorporate کریں گے، یہ تو کسی کا کوئی ذاتی ایجنڈا نہیں ہو گا اور جو ایکٹ ہو گا وہ All across پورے صوبے کے لئے ہو گا، ایک پارٹی کے لئے یا ایک حلقے کے لئے نہیں ہو گا، ان شاء اللہ اس کو ہم کریں گے۔ last میں انہوں سیکشن فور کی بات کی، میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ سیکشن فور میں حلقے میں بھی کرتا ہوں، جو کالج کا ہو یا گراؤنڈ کا میں کوشش کرتا ہوں اور At times وہ کام پھر ہوتا بھی نہیں، ہم مجبوراً کسی کی زمین پہ اس کی خواہش کے بغیر اگر آپ سیکشن فور لگاتے ہیں، یہ اگر میں اپنے آپ پہ لے لوں کہ میری زمین ہو اور حکومت آ کے میری جائیداد پہ سیکشن فور لگا دے جو کہ اتنی قیمتی ہے اور حکومت اتنے سستے داموں اس کو لیتی ہے تو وہ کس کے لئے، وہ اس کے بچوں کی جائیداد ہوتی ہے اور آج کل ہے بھی بڑی Expensive، تو اس میں احتیاط کرنی چاہیئے، اس سے میں بالکل اتفاق کرتا ہوں اور اسکو ہم چیف منسٹر سے بھی ڈسکس کریں گے ان شاء اللہ اور جو Future میں اس طرح ہوا یہ Experience رہا ہے کہ At times سیکشن فور اس طرح لگے ہیں کہ کوئی ذاتی عناد کی بنیاد پر اگر کوئی پاور میں رہا ہو یا کوئی ضرورت ہوئی، مالکان کی خواہش نہیں تھی اور لگا ہو تو اس کو Avoid کرنا چاہیئے، بلکہ مشورے کے ساتھ اور صلاح کے ساتھ ہم کریں، تو یہ ایک بہتر آئیڈیا ہے، اس کو میں سپورٹ کرتا ہوں اور یہ اچھا کام ہونا چاہیے، میں اور باتیں نہیں کرنا چاہتا، جتنی میری اور چند اور بھائیوں نے کوئی ڈسکشن کی ہے Over all میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی بہتر In put ہو گا اس کو ہم ضرور Honor کریں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہو گی اور ایشورنس بھی دینا چاہتا ہوں حکومت کے Behalf پہ کہ ان شاء اللہ Future کا جو ہم پلان کر رہے ہیں تو ہم اپوزیشن کے جو ہمارے دوست ہیں ان کو ہم On board رکھیں گے اور ان کے مینڈیٹ کا بھی ہم احترام کریں گے اور کرتے ہیں اور ان شاء اللہ اس صوبے کو اس طریقے چلائیں گے کہ اس صوبے کے لوگوں کو فائدہ ہو اور یہاں پہ جو Decisions ہوتے ہیں، وہ کسی کے ذاتی نہیں ہوتے، تو اس کو بہتر طریقے سے یہاں پہ ڈیبیٹ ہو کے اس کو آگے Implementation

کے لئے اور اس کو ہم لے کے جائیں تو ان شاء اللہ چیزیں بہتر چلیں گی اور یہاں پہ جو روایات ہیں یا جو طریقہ کار رہا ہے، وہ نسبتاً باقی صوبوں اور وفاق سے بالکل Different رہا ہے کیونکہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ چیزوں کو Consensus کے ساتھ آگے لے کے جائیں تو ان شاء اللہ یہ حکومت کی طرف سے ایشورنس ہے کہ ان شاء اللہ آپ کے آئیڈیاز کو ہم سپورٹ بھی کریں گے اور اس کو جو بہتر ہیں اور جو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ Implement ہو سکتے ہیں اور آگے جو بھی چیزیں ہوں گی، وہ مشاورت کے ساتھ کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب ہشام انعام اللہ صاحب۔

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔Janab speaker sahib, thank you very much for giving me an opportunity to respond، پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جتنے اپوزیشن میں قابل احترام ممبران صاحبان ہیں They are more knowledgeable than me and they are more, I consider them more experienced than me لیکن چونکہ ان کے Reservations تھے اور آج فنانس منسٹر صاحب نہیں تھے تو On behalf of the Finance Minister, I would like to respond on one of their reservation which was کہ سپلیمنٹری بجٹ کو اس سٹیج پہ، اس وقت پہ Propose کرنا چاہیئے، It should not be under the Constitution, it should not have been presented at this stage and at this time تو According to the Department of Finance, under Article 124 of the Constitution جو بھی انٹرم گورنمنٹ ہوگی، وہ سپلیمنٹری بجٹ پیش نہیں کر سکتی اور یہ بجٹ جو پیش ہوا تھا، The interim government can only present the budget for their expenditure، اس کا ایک Precedent بھی 1988 میں اسمبلی Dissolve ہوئی تھی And supplementary budget was presented in a later stage, so it is constitutional، تو بس یہ ایک میرا Answar ہوگا ممبران صاحبان کو، اس کے بعد جی دوسری جو بات تھی، ہیلتھ کے حوالے سے، ثناء اللہ خان صاحب نے بھی کچھ باتیں اٹھائیں اور میرے جو قابل احترام مشر ہیں، شیر اعظم خان وزیر صاحب نے انہوں نے بھی کچھ باتیں اٹھائیں، اس میں میں یہ کہوں گا کہ ثناء اللہ خان صاحب

کو Respond کرنے کے لئے تاکہ ان کو میں جواب دے سکوں کہ I will take notice of this concerned doctor جو ای این ٹی سپیشلسٹ ہے ایچ ایم سی میں کہ پہلے جو ان کا Patient تھا، اس کو دو سال کا ٹائم کیوں دیا گیا اور پھر ان کی سفارش پہ آٹھ مہینے پہ وہ کیوں لے کے آ گیا؟ لیکن میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ سارا جو ہمارا نظام ہے Unfortunately ہم نے ان کو Depend کیا ہے سفارش پہ، یہ ضرور غلط ہے کہ Patients کو ٹائم اتنا لیٹ کیوں دیا جاتا ہے۔ But there are reasons for it and the reasons are جیسا کہ میں نے اپنی سپیچ میں پچھلے دنوں میں یہ بات واضح کی تھی کہ Tertiary Care Hospitals are over burdened and the reasons for that is کہ پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر نہیں ہے Under developed ہے تو اس کے لئے ہماری پالیسی ہے کہ ہم جب پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر کو پروموٹ کریں گے، ڈیویلپ کریں گے تو Tertiary Health Care پہ بوجھ کم ہو گا جس کی وجہ سے Patients کو ٹائم پہ علاج ملے گا لیکن اگر ایک ڈاکٹر نے سفارش کی بنیاد پر ایک Patient کا ٹائم پہلے کر دیا ہے تو This means کہ جو حقدار تھا اس کو جو علاج ملنا تھا اسوقت پہ وہ پیچھے ہو گیا ہے، تو یہ بھی غلط ہے کہ ہم سفارش کریں، یہ بھی غلط ہے کہ ڈاکٹر سفارش مانے And we are also, its in our policy guidelines that we should monitor the system and we should have accountability for things like these. آخر میں جی یہ میں یہ کہوں گا کہ جتنی ہماری صحافی برادری ہے We do consider them as fourth pillar of the state and me personally I consider them as my eyes and ears, since I have joined office, they have been my eyes and ears اور بہت سے ایسے پرابلمز ہیں جو انہوں نے مجھے Identify کئے ہیں And I think, we cannot successfully operate without them. I and my government PTI stand by the media personnel and we will fully support them, we will fully support in protecting them and in safeguarding them. Thank you ji.

Mr. Deputy Speaker: Thank you Hisham Sahib. The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 26th October, 2018. Thank you.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 26 اکتوبر 2018ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)